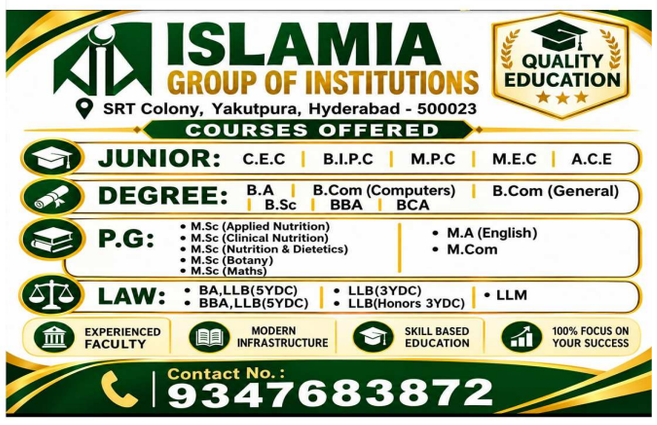
PRGI No.APURD/2013/54302



روزنامہ
حیدرآباد
فلک نما نیوز
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in



SUNDAY 01 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.1 Rs.2.00 Pages:4

اتواریکم/نومبر ۲۰۲۶ ۲۰/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۱) قیمت دو روپیہ

غربت مٹاؤ کا نعرہ لگانے والے امیر ہو گئے: پی ایم مودی کا کانگریس پر نشانہ

ایکتا نگر 31 اکتوبر (جی این ایس): وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز پچھلی کانگریس حکومتوں پر ان کی غربت سے نمٹنے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ غربت کو دور کرنے کے نام پر انتخابات لڑے گئے تھے، لیکن غریب لوگوں کی حالت کئی دہائیوں سے بدستور برقرار ہے۔ گجرات کے ایکتا نگر میں راشٹریہ ایکتا دیوس※ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ غربت سے نمٹنے کی کوششوں نے حالیہ برسوں میں ہی اہم نتائج حاصل کرنا شروع کیے ہیں، اور اپنے دعوے کی تائید کے لیے ورلڈ بینک کی رپورٹ کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد سے ہندوستان میں غربت دور کرنے کی بات کی جاتی رہی ہے، غربت ہٹانے کے نام پر ووٹ مانگے گئے، لیکن ملک میں غربت کا کیا حال ہے، ہم سب جانتے ہیں، غریب ہٹاؤ کا نعرہ لگانے والے خود امیر ہوتے چلے گئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پچھلے کچھ سالوں سے حالات بدلنا شروع ہو گئے ہیں۔ حال ہی میں شائع ہونے والی ورلڈ بینک کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا: "500 ملین ہندوستانیوں نے 2024 سے پہلے 10-12 سالوں میں انتہائی غربت پر قابو پا لیا تھا۔" انہوں نے کہا کہ انتہائی غربت میں رہنے والے لوگوں کا تناسب ہر 100 میں سے 27 سے کم ہو کر ہر 100 میں سے تین سے بھی کم رہ گیا ہے۔ پی ایم مودی نے اس تبدیلی کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ایک بڑی کامیابی" قرار دیا اور اسے پچھلے 12 سالوں میں غریب گھرانوں کی فلاح و بہبود اور بااختیار بنانے پر حکومت کی توجہ سے منسوب کیا۔ انہوں نے کہا، "ڈیلیوری کے نظام کو زیادہ شفاف اور رساو کے لیے کم خطرہ بنایا گیا تھا، جس سے مرکز کی طرف سے جاری کردہ فنڈز براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر (DBT) کے ذریعے مستفید افراد تک پہنچ سکتے ہیں،" انہوں نے کہا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اجناس کی تقسیم اور صحت کی دیکھ بھال، مستقل مکانات اور بیت الخلاء کی تعمیر، کھانا پکانے کے صاف ایندھن تک رسائی اور انشورنس کوریج کا بھی حوالہ دیا جن سے غریب خاندانوں پر مالی بوجھ کم کرنے میں مدد ملی۔ "ان اقدامات سے گھرانوں کو پیسے بچانے میں مدد ملی اور مشکل حالات میں مدد فراہم کی گئی،" انہوں نے کہا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ حکومت کا نقطہ نظر غربت کے خاتمے کے وعدے کرنے سے فائدہ اٹھانے والوں کے حالات زندگی کو بہتر بنانے کے مقصد سے فلاحی اقدامات کو نافذ کرنے کی طرف بدل گیا ہے۔ یہ تقریر سردار ولبھ بھائی پٹیل کے 151 ویں یوم پیدائش کے موقع پر قومی اتحاد کے دن کی تقریبات کے دوران سامنے آئی۔ پی ایم مودی نے کہا، "غربت کو کم کرنے میں ملک کی ترقی، قومی اتحاد اور سلامتی کو مضبوط بنانے کی کوششوں کے ساتھ، اسے ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کی طرف بڑھنے میں مدد ملے گی۔" کارروائی کا آغاز قومی پرچم کی آمد سے ہوا جس کے لیے حاضرین کو کھڑے ہونے کو کہا گیا جبکہ وردی پوش اہلکاروں نے سلامی دی۔ نیشنل فلیگ گارڈ کی کمان اسسٹنٹ کمانڈنٹ مردولا لنگارا جو نے کی تھی جسے عہدیداروں نے بارڈر سیکورٹی فورس کی پہلی خاتون پیراشوٹ سے تربیت یافتہ افسر قرار دیا تھا۔ گارڈ نے مسلسل پانچویں سال قومی اتحاد کے دن کی پریڈ میں قومی پرچم کے دستے کی قیادت کی ہے۔ عہدیداروں نے کہا کہ سردار پٹیل کی یوم پیدائش کو راشٹریہ ایکتا دیوس کے طور پر منانے کا تصور قومی اتحاد کے جذبے کو تقویت دینے اور ایک مضبوط اور خود انحصار ہندوستان کی تعمیر کے عزم کا اعادہ کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں ہندوستانی پولیس فورسز کے جھنڈوں کی ایک پریزنٹیشن بھی پیش کی گئی جو کہ داخلی سلامتی کے لیے ان کے عزم اور ملک کے لیے ان کی خدمات کی علامت ہے۔ پریزنٹیشن لوکیش آنند اور یوگیش سولنکی نے ڈائریکٹ کی تھی۔ ایکتا نگر میں سالانہ تقریبات، مجسمہ اتحاد کے قریب، آزادی کے بعد ریاستوں کے انضمام میں سردار پٹیل کے تعاون کی یاد مناتے ہیں۔ یہ دن قومی یکجہتی اور سالمیت کے پیغام کو تقویت دینے کے لیے 31 اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔ ہفتہ کے پروگرام میں ملک کے مختلف حصوں سے پولیس اور سیکورٹی فورسز کا مارچ پاسٹ بھی شامل تھا، جس میں بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف کارروائیوں میں شامل اہلکاروں اور نکسل فری ہندوستان کے لیے مرکزی حکومت کی مہم پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی تھی۔



گیانیش کمار کو ہٹانے کا مطالبہ، کانگریس کا علامتی مواخذہ

نئی دہلی 31 اکتوبر (جی این ایس): سی ای سی گیانیش کمار پر "ملک اور آئین کے خلاف غداری" کا الزام لگاتے ہوئے، کانگریس نے ہفتہ کو پارٹی صدر ملکارجن کھرگے کی سرکاری رہائش گاہ پر منعقدہ علامتی 'عوامی مواخذے کی کارروائی' میں انتخابی پینل کے سربراہ کو ہٹانے" کا مطالبہ کیا۔ لوک سبھا کے اندرونی حصوں کو دوبارہ بنانے کے لیے اسپیکر کے ڈائس سمیت ایک خصوصی سیٹ پر منعقد ہونے والے اس پروگرام کا آغاز کھرگے نے گیانیش کمار کے خلاف چھ اہم الزامات کا ایک سیٹ پڑھ کر کیا اور فرضی کارروائی کے دوران غور اور منظوری کے لیے ایک قرارداد" پیش کی۔ لوک سبھا کی سابق اسپیکر میرا کمار کے ساتھ کارروائی کی صدارت کرتے ہوئے، کھرگے نے کہا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی سربراہی میں گیانیش کمار کی موجودگی "غیر جانبدارانہ انتخابات، جمہوریت اور آئین" کے لیے خطرہ ہے۔ قرارداد میں چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کے خلاف چھ الزامات کا ذکر کیا گیا اور الزام لگایا گیا کہ گیانیش کمار نے انتخابات چوری کرنے کی سازش کی۔ 2.13 کروڑ ووٹروں کو حذف کیا گیا پارلیمانی منظوری کے بغیر فارم 6 کو دوبارہ لکھا۔ ECINET کے ذریعے انتخابی فہرستیں ضبط کر لی گئیں۔

پنجاب اسمبلی انتخابات 2027: عام آدمی پارٹی کے 40 امیدواروں کی پہلی فہرست جاری

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے ہفتہ کے روز پنجاب میں انتخابی بگل بجایا، ایک سروے کے بعد 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لئے 40 امیدواروں کی اپنی پہلی فہرست جاری کی۔ آپ کے قومی کنوینر اروند کیجریوال کی صدارت میں یہاں سیاسی امور کی کمیٹی (پی اے سی) کی میٹنگ میں غور وخوض کے بعد ناموں کو حتمی شکل دی گئی۔ وزیر اعلی بھگونت مان دوبارہ دھوری سے الیکشن لڑیں گے، ابتدائی اعلان کے ساتھ امیدواروں کو ووٹروں تک پہنچنے اور AAP حکومت کے کام کو اجاگر کرنے اور منی لانڈرنگ کے الزامات کا سامنا کرنے والے جیل میں بند وزیر سنجیو اروڑہ کو لدھیانہ ویسٹ سے کئی ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ کیجریوال نے تمام 40 امیدواروں کو مبارکباد دی اور پارٹی سے 2027 کے انتخابات میں اپنی 2022 کی کارکردگی کو پیچھے چھوڑنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا: "پارٹی نے ان امیدواروں کو لوگوں کے درمیان کرائے گئے سروے کے بعد ٹکٹ دیا ہے۔ میں تمام 40 امیدواروں کو مبارکباد دیتا ہوں اور ہر ایک سے 2027 کے انتخابات میں 2022 میں بنائے گئے ریکارڈ کو توڑنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔" سیاسی امور کی کمیٹی (پی اے سی) کے اجلاس کے اختتام کے بعد، سی ایم مان نے بھی تمام امیدواروں کو مبارکباد دی اور کہا، عام آدمی پارٹی نے آئندہ 2027 کے پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے لیے اپنے 40 امیدواروں کی پہلی فہرست جاری کر دی ہے۔ امیدواروں کا جلد اعلان پارٹی کی مضبوط تیاریوں، شفافیت اور حکومت کی جانب سے کیے گئے کام کی شفافیت کی عکاسی کرتا ہے۔" "میں تمام امیدواروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پارٹی کے کارکردوں سے نچلی سطح پر لوگوں سے اور زیادہ مضبوطی سے جڑنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ آیئے ہم رنگلا پنجاب کی طرف ترقی کا سفر جاری رکھیں۔" سی ایم مان نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے ٹکٹوں کے حوالے سے وسیع بحث ہوئی۔ پارٹی نے ان امیدواروں کو ٹکٹ دیے ہیں جنہیں عوامی سروے میں عوام نے مثبت جواب دیا اور انہیں منظور کیا گیا۔ "ہمیں امید ہے کہ تمام 40 امیدوار دوبارہ منتخب ہو جائیں گے۔ نئے چہروں کو بھی موقع ملے گا۔ عام آدمی پارٹی خود ابھی ایک نئی پارٹی ہے، اس کی عمر صرف 12 سے 13 سال ہے۔



میرٹ اسکالرشپ کی تاریخ میں توسیع

نئی دہلی، 31 اکتوبر (جی این ایس) مرکزی وزارت تعلیم نے تعلیمی سال 2026-27 کے لیے نیشنل مینز-کم-میرٹ اسکالرشپ اسکیم (NMMSS) کے تحت درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ میں 15 نومبر تک توسیع کر دی ہے، ایک عہدیدار نے ہفتہ کو بتایا۔ عہدیدار نے ایک بیان میں کہا کہ توسیع اہل طلباء کو نیشنل اسکالرشپ پورٹل (NSP) پر اپنی درخواستیں مکمل کرنے کے لیے اضافی وقت فراہم کرے گی اور متعلقہ حکام کی طرف سے بروقت تصدیق کی سہولت فراہم کرے گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 30 اکتوبر تک، اسکیم کے تحت 483,90 تازہ اور 531,99,1 تجدید درخواستیں جمع کی گئی تھیں۔ یہ اسکیم ہر سال نویں جماعت کے اہل طلباء کو ایک لاکھ تازہ اسکالرشپ فراہم کرتی ہے جو متعلقہ ریاست/مرکز کے زیر انتظام حکومتوں کے ذریعہ منعقدہ انتخابی امتحان میں کوالیفائی کرتے ہیں۔ اسکالرشپ کو بعد ازاں کلاس X سے XII تک تجدید کے ذریعے جاری رکھا جاتا ہے، جو کہ مقررہ تعلیمی تقاضوں کے ساتھ مشروط ہے۔ ریاستی حکومت اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں اور مقامی خود حکومتوں کے زیر انتظام اسکولوں میں پڑھنے والے اہل طلباء کو سالانہ 000,12 روپے ملتے ہیں، جو ڈی بی ٹی کے ذریعے براہ راست ان کے بینک کھاتوں میں منتقل کیے جاتے ہیں۔ اسکالرشپ اسکیم کے نظر ثانی شدہ شیڈول کے مطابق، وہ طلبا جنہوں نے پہلے ہی اپنی درخواستیں جمع کرائی ہیں۔

گوہاٹی ایئرپورٹ کو اگروووڈ مصنوعات کی برآمدی منظوری

نئی دہلی: مرکز نے لوکا پریہ گوپی ناتھ باردولوئی بین الاقوامی ہوائی اڈے، گوہاٹی کو اگروووڈ چپس اور اگروووڈ آئل کے ایکسپورٹ پوائنٹ کے طور پر منظوری دے دی ہے، یہ اقدام ریاست کے کسانوں اور برآمد کنندگان کے لیے ایک بڑا راحت ہوگا، مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، گوئل نے کہا کہ یہ منظوری آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما کی درخواست پر دی گئی تھی۔ آسام کے لیے بڑی خبر! وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما کی درخواست پر، مودی سرکار نے لوک پریہ گوپی ناتھ باردولوئی بین الاقوامی ہوائی اڈے، گوہاٹی کو اگروووڈ چپس اور اگروووڈ تیل کے برآمدی مقام کے طور پر منظوری دے دی ہے،" انہوں نے لکھا۔ وزیر نے کہا کہ یہ اقدام کسانوں، پروڈیوسروں اور مصنوعات کے برآمد کنندگان کے لیے ایک بڑی راحت ہوگا جس کا آسام ایک سرکردہ پروڈیوسر ہے۔ گوئل نے کہا، "یہ اس خاص پروڈکٹ کے کسانوں، پروڈیوسروں اور برآمد کنندگان کے لیے ایک بڑی راحت ہے جس کا آسام ایک سرکردہ پروڈیوسر ہے۔ یہ نہ صرف آسام کے لیے بلکہ شمال مشرق کے لیے بھی ایک زبردست رسد کی چھلانگ ہے، جس سے ممکنہ بازاروں کو گھر کے قریب لایا جا رہا ہے۔" اس کے علاوہ، انہوں نے آسام اور شمال مشرق کے لوگوں کو مبارکباد دی۔ یہ پیشرفت اس وقت ہوئی جب آسام نے اکتوبر میں دبئی کو 123 کلو اگروووڈ چپس برآمد کیں جسے ریاستی حکومت نے اس شعبے کے لیے ایک فروغ قرار دیا۔ سی ایم سرما نے تب کہا تھا کہ برآمد نے ریاست کی روایتی اگروووڈ صنعت کے لیے بین الاقوامی مارکیٹ کو وسعت دینے کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا ہے جو 000,50 سے زیادہ کسانوں اور کارکنوں کی مدد کرتی ہے۔ آسام کے خوشبودار ورثے کو دنیا کے سامنے لے جانا! سرمہ نے کہا تھا۔ چیف منسٹر کے دفتر کے مطابق، اس کے علاوہ، آسام کا ملک کے اگروووڈ وسائل کا تقریباً 81 فیصد حصہ ہے۔

راہول گاندھی کا سی ای سی پر حملہ



نئی دہلی، 31 اکتوبر (جی این ایس): چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف انڈیا بلاک کے ذریعہ منعقدہ ایک علامتی عوامی مواخذے کی تقریب میں، قائد حزب اختلاف راہول گاندھی نے ہفتہ کو الزام لگایا کہ ووٹروں کو بڑے پیمانے پر حذف کرنے سے 2024 کے لوک سبھا انتخابات کی قانونی حیثیت کو نقصان پہنچا ہے۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک فرضی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے، گاندھی نے دعویٰ کیا کہ 3.13 کروڑ ووٹرز-ہندوستان کے تقریباً 15 فیصد ووٹروں کو انتخابی فہرستوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بہت سی سیٹوں پر جیت کا مارجن تقریباً 3 فیصد تھا، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ اس طرح کے حذف ہونے سے انتخابات کی شفافیت پر سنگین شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ گاندھی نے کہا، "الیکشن کمیشن خود مؤثر طریقے سے کہہ رہا ہے کہ 2024 کا لوک سبھا الیکشن ایک غیر قانونی تھا، اور جو لوگ لوک سبھا میں داخل ہوئے-بی جے پی کے اراکین نے-نے ایسا غیر قانونی طور پر کیا،" گاندھی نے کہا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایک "نیا سیاسی ہتھیار" تیار کیا جا رہا ہے اور کہا کہ اپوزیشن آئین اور عوام کے دفاع میں آواز بلند کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم دشمن نہیں ہیں لیکن ہم قوم اور آئین کی آواز بلند کریں گے اور ان کا دفاع کریں گے، اس ملک کے عوام ہماری طاقت ہیں، یہ حکومت کے لیے ایک امتحان ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے گاندھی نے مزید کہا کہ اگر سی ای سی کو یقین ہے کہ حکمران قیادت ان کی حفاظت کرے گی، تو انہیں عوامی مزاج کا اندازہ لگانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ "اگر آپ چاہیں تو ووٹوں کی چوری کی سہولت فراہم کرتے رہیں-لیکن میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ جو لوگ اس وقت سڑکوں پر ہیں وہ کبھی نہیں بھولیں گے جو آپ نے ان کے ساتھ کیا ہے،" انہوں نے کہا۔ اس تقریب کی صدارت لوک سبھا کی سابق اسپیکر میرا کمار نے کی۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف علامتی عوامی مواخذے کی شروعات کی۔ پروگرام میں 19 سیاسی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ انہوں نے حکومت پر "قوم کی روح" پر حملہ کرنے کا الزام لگایا اور دعویٰ کیا کہ اپوزیشن کو پارلیمنٹ میں بولنے کی جگہ دینے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ انڈیا بلاک نے اس تقریب کو الیکشن کمیشن کے کام کے خلاف عوامی احتجاج کی شکل قرار دیا۔

اسکول میں طالبہ پر وحشیانہ حملہ



انت پور (آندھرا پردیش) 31 اکتوبر (جی این ایس): آندھرا پردیش کے انت پور ضلع کے راپٹاڈو میں 10 ویں جماعت کی ایک طالبہ کو اس کے اسکول کے احاطے میں زنجیروں سے وحشیانہ حملہ کرنے کے بعد ہنگامی طبی علاج کرایا جا رہا ہے، جس سے اس کے چہرے، سر اور گلے پر شدید چوٹیں آئیں، حکام نے بتایا۔ "بچے کو فوری طور پر تشویشناک نگہداشت کے لیے ہسپتال لے جایا گیا، جب کہ قانون نافذ کرنے والے حکام نے حملہ آور کا سراغ لگانے اور اسے پکڑنے کے لیے ایک سرگرم تلاش شروع کر دی ہے،" حکام نے بتایا۔ پولیس نے واقعے کی وسیع تحقیقات شروع کر دی ہیں اور ابھی تک اس بات کا تعین نہیں کیا جا سکا کہ آیا ملزم حملہ سے پہلے لڑکی کو جانتا تھا۔ تفتیش کار کیس کے متعدد پہلوؤں کا جائزہ لے رہے ہیں کیونکہ حملہ آور کی شناخت اور گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ لڑکی کو اس کی گردن اور پیٹ پر گہرے زخم آئے، جبکہ مبینہ طور پر اس کا دایاں ہاتھ حملے میں تقریباً کٹ گیا تھا۔ ایک اور طالبہ، جس نے مداخلت کر کے اسے بچانے کی کوشش کی، بھی حملے کے دوران شدید زخمی ہو گئی۔ دونوں متاثرین اس وقت ایک نجی اسپتال میں اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس واقعے سے اسکول کے احاطے میں خوف و ہراس پھیل گیا، جب حملہ ہوا تو طلباء اور اساتذہ حفاظت کے لیے بھاگ گئے۔ حملہ آور موقع سے فرار ہونے کے بعد، اساتذہ نے پولیس کو آگاہ کیا اور فوری طور پر ایمبولینس طلب کی۔ دونوں زخمی لڑکیوں کو بعد ازاں ہنگامی علاج کے لیے قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ واقعے سے طالبات اور عملے کے ارکان میں خوف و ہراس کی فضا پھیل گئی جب کہ زخمی لڑکیوں کو طبی امداد کے لیے پہنچایا گیا۔

آر ایس ایس کی شاکھوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی

اندور 31 اکتوبر (جی این ایس): راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے اپنے صد سالہ سال کے دوران اپنی تنظیمی سرگرمیوں کو ملک بھر میں 849,10,1 مقامات تک بڑھا دیا ہے، جب کہ اس کے یومیہ شاکھوں کی تعداد 151,01,1 تک پہنچ گئی ہے، تنظیم کے اکھل بھارتیہ پرچار پرمکھ سنیل امبیکر نے ہفتہ کو کہا۔ آر ایس ایس کے سالانہ اکھل بھارتیہ کاریکاری منڈل کے اجلاس سے قبل اندور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، امبیکر نے تازہ ترین تنظیمی اعداد و شمار کا اشتراک کیا اور کہا کہ یہ اجلاس اس کے صد سالہ سال کے دوران سنگھ کی توسیع اور سرگرمیوں کا جائزہ لے گا۔ "جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا، اجلاس میں صد سالہ سال کے دوران تنظیم کی توسیع کا جائزہ لیا جائے گا۔ میٹنگ کے آخری دن آپ کے ساتھ ایک تفصیلی جائزہ شیئر کیا جائے گا۔ مختصر طور پر، ملک بھر میں روزانہ RSS کے شاکھوں کی تعداد اب بڑھ کر 151,01,1 ہو گئی ہے۔ ہفتہ وار شاکھوں اور ماہانہ اجتماعات سمیت، سنگ پان کی ایپ کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ ملک بھر میں 849,10,1 مقامات،" امبیکر نے کہا۔ یہ سالانہ اجلاس اندور کے ڈیلی کالج میں 2 سے 4 نومبر تک منعقد ہوگا۔

راشٹریہ ایکتا دیوس پریڈ میں نکسل مخالف فورسز کی شرکت، تلنگانہ کے گرے ہاؤنڈز بھی شامل

ایکتا نگر 31 اکتوبر (جی این ایس): ملک بھر سے نکسل مخالف یونٹس نے ہفتہ کو ایکتا نگر میں راشٹریہ ایکتا دیوس پریڈ میں بائیں بازو کی انتہا پسندی کے خلاف کارروائیوں میں اپنے کردار کا مظاہرہ کیا، جب کہ اس کے بعد نیشنل اسکول آف ڈرامہ پروڈکشن نے کئی سابقہ ماؤنواز سے متاثرہ ریاستوں کے قبائلی فنکاروں کو قومی اسٹیج پر لایا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے 151 ویں یوم پیدائش کے موقع پر منعقد ہونے والی اس پریڈ میں بہار، جھارکھنڈ، کرناٹک، کیرالہ، مدھیہ پردیش، اڈیشہ، مہاراشٹر، تلنگانہ اور مغربی بنگال کے خصوصی دستوں کے ساتھ سینٹرل ریزرو پولیس فورس (CRPF) اور چھتیس گڑھ پولیس کی اکائیوں نے حصہ لیا۔ دستے نے اجتماع کے پاس سے مارچ پاسٹ کیا جب اہلکاروں نے اپنی تعیناتی کے علاقوں، آپریشنز اور ڈیوٹی کے دوران جاں بحق ہونے والے اہلکاروں کا خاکہ پیش کیا۔ ان یونٹوں میں بہار پولس کی اسپیشل ٹاسک فورس بھی شامل تھی۔ اناؤنسر نے کہا کہ فورس نے گیا، جموئی اور لکھی سرائے سمیت 22 اضلاع میں آپریشن کیا اور 167 نکسلیوں کو ہلاک کیا، 191,7 کو گرفتار کیا اور 371 نے خود سپردگی کی۔ پی ایم مودی اور عہدیداروں نے مرنے والے 191 اہلکاروں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ اسسٹنٹ کمانڈنٹ وپن شرما کی قیادت میں سشستر سیما بال دستے کو 16 نکسلیوں کو ہلاک کرنے، 382,1 کو گرفتار کرنے اور 536 کلو گرام دھماکہ خیز مواد برآمد کرنے کا سہرا دیا گیا۔ دیگر دستوں میں جھارکھنڈ کا جیگوار، کرناٹک کی اینٹی نکسل فورس، کیرالہ پولیس کا اسپیشل آپریشن گروپ، مدھیہ پردیش کی ہاک فورس اور اڈیشہ کا اسپیشل آپریشن گروپ شامل تھا۔ مہاراشٹر کے C-60 کمانڈوز، جن کی تعداد سات اہلکاروں سے بڑھ کر 100,1 تک بتائی جاتی ہے، کو 372 نکسلیوں کو مارنے، 861 ہتھیار ڈالنے اور 559 گرفتاریوں کا سہرا ملا۔ تلنگانہ کے گرے ہاؤنڈز، جنہیں 250,1 کمانڈوز کی خصوصی فورس کے طور پر بیان کیا گیا ہے، بھی پریڈ کا حصہ تھے۔ اناؤنسر نے کیریگٹھہ پہاڑیوں میں ان کی کارروائیوں پر روشنی ڈالی۔ پریڈ میں مغربی بنگال پولیس کی کاؤنٹر انسرجنسی فورس، نیشنل کیڈٹ کور اور سی آر پی ایف کے زیر قیادت ڈاگ اسکواڈ بھی شامل تھے۔ مؤخر الذکر میں سونگھنے والے کتے شامل تھے جنہیں دھماکہ خیز مواد کا پتہ لگانے اور گھات لگانے سے متعلق خطرات کی نشاندہی کرنے میں مدد کرنے کی تربیت دی گئی تھی۔ اس پروگرام کا اختتام نیشنل اسکول آف ڈرامہ پروڈکشن کے ساتھ ہوا جس کا عنوان نکسل فری انڈیا※ تھا۔ NSD کے ڈائریکٹر چترنجن ترپاٹھی کی طرف سے تصور، تحریری اور ہدایت کاری کی گئی، اس پریزنٹیشن میں 1967 میں مغربی بنگال کے نکسل باڑی میں تحریک کی شروعات اور اس کے بعد بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں میں امن بحال کرنے کی کوششوں کا پتہ لگایا گیا۔ اس کے فنکاروں میں مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، تلنگانہ، آندھرا پردیش، کیرالہ، جھارکھنڈ، مغربی بنگال، چھتیس گڑھ اور اڈیشہ کے NSD ریپرٹری آرٹسٹ اور قبائلی فنکار شامل تھے۔ اناؤنسر نے کہا کہ کئی ایک قومی پلیٹ فارم پر پرفارم کرنے کے لیے اپنی زبانوں، گانوں اور لوک روایات کو لے کر اپنے گاؤں سے سفر کر چکے ہیں۔ پریزنٹیشن میں نکسلزم کے خلاف مہم کے سیکورٹی فورسز کے اکاؤنٹ کے ساتھ تنازعات سے متاثرہ علاقوں کی کمیونٹیز کے تجربات اور ثقافتی شناخت کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔

روزنامہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

ہندوستان کی سرکلرا کانومی غائب ہے



امیتابھ رنجن

ہندوستان 2047 تک ایک ترقی یافتہ معیشت بننے کی خواہش رکھتا ہے، اس کے باوجود کم قیمت والے اسکریپ کی برآمد اور پراسیس شدہ مواد کی درآمد جاری رکھے ہوئے ہے۔ جب تک وہ اپنے بکھرے ہوئے کچرے کے انتظام اور ری سائیکلنگ کے نظام کو ٹھیک نہیں کرتا، فضلے کو دولت میں تبدیل کرنے کا وعدہ حقیقت سے زیادہ بیان بازی ہی رہے گا۔ ہندوستان دولت کو ضائع کرنے کے بارے میں فصاحت کے ساتھ بات کرتا ہے، پھر بھی اس کا زیادہ تر فضلہ اب بھی غلط راستے پر جاتا ہے: ملک سے باہر کم قیمت کے اسکریپ کے طور پر، غیر رسمی ڈمپوں میں یا جلانے والوں میں، جب کہ فیکٹریاں پیداواری لائنوں کو جاری رکھنے کے لیے پروسیس شدہ مواد درآمد کرتی ہیں۔ یہ ایک سخت تضاد ہے۔ ایک قوم جو 2047 تک وِکسِت بھارت بننے کی خواہشمند ہے وہ اپنے مستقبل کو غیر منقسم ڈبوں، غیر رسمی کبڈی نیٹ ورکس اور کھوئی ہوئی مادی قدر پر نہیں بنا سکتی۔ مثال کے طور پر، روزانہ کی ایک ضروری چیز پر غور کریں: ڈسپوزایبل سرنج کی سوئی۔ ہسپتالوں، کلینکوں، تشخیصی لیبارٹریوں اور ویکسینیشن مہموں میں، ہندوستان ہر سال کروڑوں میں سوئیاں کھاتا ہے۔ بائیو میڈیکل ویسٹ مینجمنٹ رولز، 2016 کے تحت، استعمال شدہ سرنجوں کو مسخ کیا جانا چاہیے یا ان کی سوئیوں کو کاٹ کر پنکچر پروف کنٹینرز میں رکھنا چاہیے؛ اس کے بعد شارپس کو جراثیم سے پاک کرنے اور حتمی ٹھکانے لگانے کے لیے عام بائیو میڈیکل ویسٹ ٹریٹمنٹ کی سہولیات تک پہنچایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، سوئی میں موجود دھات، سٹینلیس سٹیل جو تصدیق شدہ آلودگی سے پاک ہونے اور دوبارہ استعمال کے خطرے کی تباہی کے بعد، ایک ریگولیٹڈ میٹل ریکوری اسٹریم میں داخل ہو سکتی ہے، اسے اکثر خطرناک ردی سمجھا جاتا ہے۔ سی پی سی بی کی اپنی رہنمائی سوئی کاٹنے اور علاج کی سہولیات کے ذریعے حتمی تلف کرنے پر زور دیتی ہے، نہ کہ مادی بحالی پر۔ چیلنج کا پیمانہ چھوٹا نہیں ہے۔ ہندوستان نے 2023 میں روزانہ اوسطاً 743 ٹن بایومیڈیکل فضلہ پیدا کیا، جو کہ 2022 میں 705 ٹن سے زیادہ ہے، جیسا کہ 35.4 لاکھ سے زیادہ صحت کی سہولیات کی رپورٹ کے مطابق۔ یہاں تک کہ اگر صرف ایک حصّہ میں تیز اور دھات سے چلنے والے آلات شامل ہوں، تو اسے 365 دنوں اور صحت کی دیکھ بھال کی دہائیوں کی توسیع سے ضرب دیں، اور ضائع ہونے والا موقع بہت واضح ہے۔ سوئی چھوٹی ہو سکتی ہے۔ قابل بازیافت مواد کو ڈسپوزایبل کے طور پر علاج کرنے کا قومی رواج نہیں ہے۔ ہندوستان کی اسکریپ کی بڑی معیشت بھی یہی کہانی بیان کرتی ہے۔ مالی سال 2025-26 میں، ملک نے فولاد کی پیداوار کے لیے تقریباً 36 ملین ٹن فیرس سکریپ کو ری سائیکل کیا، پھر بھی تقریباً 8 ملین ٹن درآمد کیا، یہاں تک کہ تقریباً 28 ملین ٹن گھریلو ذرائع سے آئے۔ اسٹیل سکریپ ری سائیکلنگ پالیسی، 2019، سائنسی سکریپنگ مراکز کو وسعت دینے اور درآمدی انحصار کو کم کرنے کے لیے قطعی طور پر مطلع کیا گیا تھا، پھر بھی عمل درآمد ناہموار ہے۔ گاڑیوں کی ری سائیکلنگ اس خلا کو مزید واضح کرتی ہے۔ حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ زندگی کے اختتام پر چلنے والی گاڑیوں کو ختم کرنے کی صنعت بڑی حد تک غیر منظم ہے، جس کی بحالی کی شرح 85-95 فیصد کے عالمی معیار کے مقابلے میں صرف 70-75 فیصد کے درمیان ہے۔ یہ 10-20 فیصد پوائنٹ کا فرق کوئی تجریدی شماریات نہیں ہے۔ یہ سٹیل، ایلومینیم، تانبا، پلاسٹک اور نایاب پرزہ جات ہیں جو خام تیل کو ختم کرنے، آلودگی اور کم قیمت کی برآمدات سے محروم ہو گئے ہیں۔ تجارت کی سمت ستم ظریفی کو تیز تر بناتی ہے۔ 2024 میں، ہندوستان نے 800,21 ٹن تانبے کا فضلہ اور اسکریپ برآمد کیا، جس کی مالیت تقریباً 143 ملین ڈالر تھی۔ اکیلے چین نے 100,10 ٹن سے زیادہ حاصل کیے، جس کی مالیت تقریباً 82 ملین ڈالر ہے۔ اسی سال، ہندوستان نے 04.2 بلین ڈالر مالیت کا تقریباً 29.3 لاکھ ٹن تانبے کا سکریپ درآمد کیا، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قابل بازیافت دھات ایک شکل میں بھیجی جاتی ہے، اکثر کم سے کم چھانٹ یا پروسیسنگ کے بعد، اور دوسری شکل میں واپس لایا جاتا ہے۔ یہ سرکلرا کانومی نہیں ہے۔ یہ ایک گھومتا ہوا دروازہ ہے، جس میں بھارت ہارنے والی طرف کھڑا ہے۔ یہ مسئلہ ہسپتالوں اور میٹل یارڈز سے آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستان نے 2022-23 میں تقریباً 36.41 لاکھ ٹن پلاسٹک کا فضلہ پیدا کیا۔ پھر بھی سرکاری اعداد و شمار پر مبنی آزادانہ جائزوں کا اندازہ ہے کہ صرف ایک چوتھائی پلاسٹک کی پیکیجنگ کو مؤثر طریقے سے ری سائیکل کیا جاتا ہے، جب کہ رجسٹرڈ ری سائیکلرز کے پاس صرف ایک چوتھائی پلاسٹک کے فضلے کو ہی پروسیس کرنے کی صلاحیت تھی۔ ای فضلہ ترقی اور نامکمل کاروبار دونوں کو ظاہر کرتا ہے۔ مالی سال 2024-25 میں، ہندوستان نے تقریباً 14 لاکھ ٹن ای-کچرا پیدا کیا، جس میں سے 71.70 فیصد کو جمع، ختم، ری سائیکل یا ٹھکانے لگایا گیا۔ نمبر حوصلہ افزا ہیں؛ تاہم، اعلیٰ قدر کے مواد کی وصولی صرف جمع کرنے اور پروسیسنگ کے مطابق نہیں ہے۔ ایک ضائع شدہ فون میں تانبے، ایلومینیم، کوبالٹ، لیتھیم وغیرہ کے ساتھ ساتھ قیمتی اہم عناصر ہوتے ہیں۔ ایک غیر رسمی چینل یا بنیادی ڈسمینٹلنگ یونٹ اس کی مالیت کا صرف ایک معمولی حصہ حاصل کرتا ہے۔ کئی ساختی خرابیاں ہو سکتی ہیں، پھر بھی تین اہم اس خسارے کی وضاحت کر سکتے ہیں: 1. جب کہ احتساب رسمی ہے، جمع کرنا غیر رسمی ہے۔ رگ پکر اور کبڈی والوں کے ذریعہ ضروری جمع کیا جاتا ہے، پھر بھی ان کے پاس اکثر حفاظتی سامان، وزن کا نظام، ڈیجیٹل ادائیگی، انشورنس اور ری سائیکلنگ کی رسمی سہولیات تک رسائی کی کمی ہوتی ہے۔ 2. ایک سوئی، ایک پلاسٹک ریپر اور کھانے کا فضلہ ملا کر تینوں کی قدر کو تباہ کر دیتا ہے۔ علیحدگی صرف ایک شہری فضیلت نہیں ہے۔ یہ صنعتی فیڈ اسٹاک کی تیاری ہے۔ علیحدگی فی الحال ماخذ پر ناکام ہے۔ 3. ری سائیکلنگ کی صلاحیت بکھری ہوئی ہے۔ ہندوستان کو غیر مرکزی مواد کی بازیابی کی سہولیات، مجاز شارپس پروسیسنگ پروٹوکول، جدید گاڑیوں کے سکریپنگ مراکز اور اعلیٰ معیاری ای ویسٹ ریفائنریز کی ضرورت ہے، نہ صرف روشن اشارے کے ساتھ مزید لینڈ فلز۔ حکومت کی گاڑیوں کے سکریپیج پالیسی میں یہ مناسب طور پر کہا گیا ہے کہ یہ کم درآمدی لاگت، گردشی، روزگار اور صاف ستھرے شہروں کے لیے جیت کی صورت حال ہے۔ تاہم، ڈیزائن کو ترسیل میں ترجمہ کرنا چاہئے۔ پالیسی کی زبان کو اب مرئی بنیادی ڈھانچے میں ترجمہ کرنا چاہیے، یعنی ضلعی سطح کے سکریپنگ مراکز، مواد کی بحالی کے مرکز، قابل شناخت ڈیجیٹل ویسٹ مینی فیسٹس اور ری سائیکل شدہ مواد کی دھاتوں اور پلاسٹک کی خریداری کی ترجیحات۔ ہندوستان میں جس چیز کی کمی ہے وہ ایک مربوط مادی معیشت ہے، اعلانات نہیں۔ کوئلہ، تیل، اہم معدنیات وغیرہ جیسے اسٹریٹجک وسائل اپنی جگہ ہوں گے، پھر بھی فضلے کو اسٹریٹجک وسائل کے طور پر علاج کرنے کے لیے اگلی نسل کی اصلاحات کی اشد ضرورت ہے۔ ایسا ہونے کے لیے: میونسپلٹیوں، اسکولوں، دفاتر، ہسپتالوں اور ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں مینڈیٹ اور مالیاتی ذرائع کی علیحدگی۔ · جنریٹر سے ری سائیکلر تک ٹریس ایبلٹی کے ساتھ ای ویسٹ، تعمیراتی ملبے، زندگی کے اختتام پر چلنے والی گاڑیوں اور بائیو میڈیکل شارپس کے لیے مصدقہ ریکوری کوریڈورز بنائیں۔ مانگ پیدا کرنے کے لیے عوامی خریداری کا استعمال کریں؛ ہائی ویز، ریلوے، دفاع، سرکاری عمارتوں اور سمارٹ سٹی پراجیکٹس کو کم از کم ری سائیکل مواد کی حد کی وضاحت کرنی چاہیے۔ کچرا چننے والوں کو باقاعدہ بنانے اور انہیں ڈیجیٹل ادائیگیوں اور سماجی تحفظ کی کوریج میں شامل کرنے کے لیے ایک تعاون پر مبنی تحریک ضروری ہے۔ ہندوستان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خوش قسمتی کی بات ہے کہ وہ پہلے سے ہی سب سے موثر ری سائیکلنگ افرادی قوت کا حامل ہے۔ 10۔ اس کے سستے ترین مواد کو برآمد کرنا اور اس کے مہنگے اسباق کو درآمد کرنا بند کریں۔ بحالی کے محفوظ راستے کے بغیر ضائع کرنے کے لیے بھیجی جانے والی ہر سوئی، قیمت کی وصولی کے بغیر بیرون ملک بھیجے جانے والے تانبے کا ہر ٹن سکریپ اور غیر رسمی صحن میں گرائی جانے والی ہر پرانی گاڑی ضائع شدہ زرمبادلہ، نوکریوں سے محروم اور بھولی ہوئی صنعتی لچک کی نمائندگی کرتی ہے۔ صرف بلٹ ٹرینیں، خلائی مشن، ہائی ویز یا سیمی کنڈکٹر فیبس کا ترجمہ وِکسِت بھارت میں نہیں ہو سکتا۔ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان اپنی ضائع شدہ سرنجوں، مردہ بیٹریوں، ٹوٹے ہوئے فونز اور زنگ آلود گاڑیوں کو اپنے اگلے صنعتی انقلاب کے خام مال میں کیسے بدل سکتا ہے۔ فضول خرچی دولت کا مخالف نہیں ہے۔ ناقص فضلہ کا انتظام ہے۔ صرف بلٹ ٹرینیں، خلائی مشن، ہائی ویز یا سیمی کنڈکٹر فیبس کا ترجمہ وِکسِت بھارت میں نہیں ہو سکتا۔ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان اپنی ضائع شدہ سرنجوں، مردہ بیٹریوں، ٹوٹے ہوئے فونز اور زنگ آلود گاڑیوں کو اپنے اگلے صنعتی انقلاب کے خام مال میں کیسے بدل سکتا ہے۔ فضول خرچی دولت کا مخالف نہیں ہے۔ ناقص فضلہ کا انتظام ہے۔

اداریہ

ترقی کے باوجود بنیادی سہولیات سے محروم لاکھوں ہندوستانی

جیسے ہی ہندوستان آزادی کی آٹھ دہائیاں مکمل کرنے کو ہے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ آبادی والی قوم کے طور پر ابھری ہے، سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں سے ایک، ایک تسلیم شدہ خلائی طاقت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، فارماسیوٹیکل، ڈیجیٹل ادائیگیوں، اور انٹرپرینیورشپ میں عالمی رہنما ہے۔ ہندوستانی سائنسدان چاند پر کامیابی کے ساتھ پہنچ چکے ہیں، اس کے اسٹارٹ اپس عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرتے ہیں، اس کے انجینئر ملٹی نیشنل کارپوریشنز کی قیادت کرتے ہیں، اور اس کے جمہوری ادارے بے پناہ تنوع اور پیچیدگی کے باوجود کام کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی، ان کامیابیوں کے درمیان، ایک پریشان کن تضاد برقرار ہے۔ لاکھوں ہندوستانی اب بھی پینے کے صاف پانی، سستی صحت کی دیکھ بھال، اور بلاتعطل بجلی کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، یہ تین ضروریات ہیں جو روزمرہ کی زندگی کے معیار کی وضاحت کرتی ہیں۔ سوال ناگزیر ہے: آزادی کے تقریباً اسی سال اور اقتصادی ترقی کے عشروں کے بعد، ہندوستان اب تک ہر شہری کو ان بنیادی خدمات کی ضمانت کیوں نہیں دے سکا؟ اس سوال کا ایک بھی جواب نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایک طرفداری الزام بننا چاہیے۔ آزادی کے بعد سے ہر حکومت نے قوم کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے اور ساتھ ہی حل طلب چیلنجز کو بھی پیچھے چھوڑا ہے۔ مسئلہ ساختی، تاریخی، انتظامی، مالیاتی اور سماجی ہے۔ ان پیچیدگیوں کو سمجھنا ضروری ہے اگر ہندوستان کو وعدوں سے آگے بڑھنا ہے اور دیرپا حل پیش کرنا ہے۔ جب ہندوستان 1947 میں آزاد ہوا تو اسے وراثت میں ایک ایسی معیشت ملی جو نوآبادیاتی حکمرانی کی وجہ سے کمزور ہوئی تھی۔ صنعتی صلاحیت محدود تھی، خواندگی کی شرح انتہائی کم تھی، زندگی کی توقع بمشکل تیس سال سے زیادہ تھی، اور ملک کو بڑے پیمانے پر غربت، خوراک کی کمی، اور ناکافی انفراسٹرکچر کا سامنا تھا۔ ایسے حالات کے ساتھ ایک جدید قوم کی تعمیر ایک بہت بڑا کام تھا۔ معاشیات پڑھیں کئی دہائیوں سے ترجیحات فوڈ سیکیورٹی، زرعی اصلاحات، صنعت کاری، دفاعی تیاری اور جمہوری اداروں کے قیام پر مرکوز تھیں۔ بڑے ڈیموں، پبلک سیکٹر کی صنعتوں، تعلیمی اداروں اور نقل وحمل کے نیٹ ورکس نے مستقبل کی ترقی کی بنیاد رکھی۔ تاہم، جب کہ ان سرمایہ کاری نے طویل مدتی اقتصادی صلاحیت پیدا کی، بنیادی عوامی خدمات تک عالمی رسائی اکثر غیر مساوی طور پر ترقی کرتی ہے۔ آبادی میں اضافے نے بار بار انفراسٹرکچر میں بہتری کو پیچھے چھوڑ دیا۔ آزادی کے وقت تقریباً 340 ملین آبادی والا ملک اب 4.1 بلین سے زیادہ شہریوں کی حمایت کرتا ہے۔ عوامی خدمات میں ہر توسیع کو جدید تاریخ میں سب سے تیز آبادی میں اضافے کے ساتھ رفتار برقرار رکھنا پڑتی ہے۔ ہندوستان میں سالانہ کافی بارشیں ہوتی ہیں اور بڑے دریا کے نظام موجود ہیں، پھر بھی پینے کے صاف پانی تک رسائی بہت سے خطوں میں متضاد ہے۔ مسئلہ صرف پانی کی دستیابی کا نہیں بلکہ پانی کے انتظام کا ہے۔ تیزی سے شہری کاری نے پانی کے پرانے ڈھانچے کو مغلوب کر دیا ہے۔ دریا غیر علاج شدہ سیوریج، صنعتی اخراج، اور زرعی بہاؤ سے آلودہ ہو چکے ہیں۔ زمینی پانی کے ضرورت سے زیادہ نکالنے کی وجہ سے کئی ریاستوں میں پانی کی میزیں ڈرامائی طور پر گر گئی ہیں۔ موسمیاتی تغیرات نے خشک سالی اور سیلاب کو زیادہ بار بار بنا دیا ہے، جس سے پانی کی حفاظت مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ حکومتوں نے گھریلو نل کے کنکشن فراہم کرنے اور دیہی پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے پرجوش پروگرام شروع کیے ہیں۔ لاکھوں گھروں کے پاس اب پائپ کا پانی ہے جس کی کمی صرف ایک دہائی پہلے تھی۔ تاہم، صرف نل کا کنکشن پینے کے صاف پانی کی ضمانت نہیں دیتا۔ پانی کے معیار کی جانچ، باقاعدگی سے سپلائی، مناسب ٹریٹمنٹ، پائپ لائنوں کی دیکھ بھال، اور پانی کے ذرائع کا تحفظ ملک بھر میں ناہموار ہے۔ بہت سی کمیونٹیز میں، خاندان بوتل بند پانی خریدتے رہتے ہیں یا فلٹریشن سسٹم پر انحصار کرتے ہیں کیونکہ انہیں میونسپل سپلائی کے معیار پر اعتماد نہیں ہے۔ غریب گھرانوں کے لیے، یہ اضافی اخراجات ایک اور مالی بوجھ بن جاتے ہیں۔ خدمات تک رسائی حاصل کریں۔ ہندوستان کا صحت کی دیکھ بھال کا نظام ایک اور حیرت انگیز تضاد پیش کرتا ہے۔ ایک طرف، ملک کے پاس بین الاقوامی سطح پر شہرت یافتہ ہسپتال، اعلیٰ ہنر مند ڈاکٹر، جدید فارماسیوٹیکل مینوفیکچرنگ، اور بڑھتی ہوئی طبی سیاحت ہے۔ دنیا بھر سے مریض سستی خصوصی علاج کے لیے ہندوستان جاتے ہیں۔ دوسری طرف، لاکھوں ہندوستانی شہریوں کو اب بھی بھیڑ بھرے سرکاری اسپتالوں، طبی پیشہ ور افراد کی کمی، ناکافی تشخیصی سہولیات، اور جیب سے باہر کے اہم طبی اخراجات کا سامنا ہے۔ COVID-19 وبائی مرض نے طاقتوں اور کمزوریوں دونوں کو بے نقاب کیا۔ ہندوستان کی ویکسین بنانے کی صلاحیت نے قابل ذکر سائنسی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ ایک ہی وقت میں، ہسپتال کے بستروں، آکسیجن کی فراہمی، صحت کی دیکھ بھال کرنے والے عملے اور اہم انفراسٹرکچر کی کمی نے انکشاف کیا کہ بحرانوں کے دوران صحت عامہ کے نظام کس قدر کمزور ہو سکتے ہیں۔ سرکاری ہیلتھ انشورنس سکیموں اور بنیادی صحت کی دیکھ بھال کے وسیع اقدامات نے بہت سے خاندانوں تک رسائی کو بہتر بنایا ہے۔ اس کے باوجود، گھرانوں کی طرف سے صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات کافی ہیں۔ ایک سنگین بیماری اب بھی خاندانوں کو قرض میں دھکیل سکتی ہے یا انہیں علاج کی مالی اعانت کے لیے اثاثے بیچنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ 1 چیلنج صرف مزید اسپتالوں کی تعمیر نہیں ہے۔ اس کے لیے احتیاطی صحت کی دیکھ بھال، غذائیت، صفائی ستھرائی، بیماریوں کی نگرانی، طبی تعلیم، دیہی صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی، اور ڈاکٹروں، نرسوں اور متعلقہ صحت کے پیشہ ور افراد میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ ہندوستان نے بجلی کی رسائی کو بڑھانے میں قابل ذکر پیش رفت کی ہے۔ تقریباً ہر گاؤں کو قومی گرڈ سے منسلک کر دیا گیا ہے، اور گزشتہ دو دہائیوں میں گھریلو بجلی کی فراہمی میں ڈرامائی طور پر بہتری آئی ہے۔ پھر بھی بجلی کا مطلب یہ نہیں کہ بلا تعطل بجلی ہو۔ بہت سے گھرانوں، خاص طور پر دیہی اور نیم شہری علاقوں میں، طے شدہ/غیر شیڈول شیڈنگ، وولٹیج کے اتار چڑھاؤ، یا پرانے ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر، موسمی واقعات، آلات کی خرابی، یا بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کو درپیش مالی چیلنجوں کی وجہ سے ہونے والی بندش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سردار پٹیل: اتحادِ ہند کے معمار اور سیکولرازم

ملک لوہ مرد کو ان کی 151 ویں یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ نہرو کے ساتھ اپنے اختلافات کے باوجود انہوں نے ہندوستان کو متحد کیا اور سیکولرازم کا دفاع کیا۔ گجرات کے کیوڈیا میں، سردار ولبھ بھائی پٹیل کی 151 ویں یوم پیدائش پر راشٹریہ ایکتا دیوس، 182 میٹر کے اسٹیچو آف یونٹی کے ساتھ بہت دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ پٹیل کو جتنا پڑھا جاتا ہے اس سے زیادہ کثرت سے پکارا جاتا ہے، اور وہ پورا پڑھنے کا مستحق ہے: مجسمے کے طور پر نہیں، اور ہتھیار کے طور پر نہیں۔ جولائی 1947 میں، پٹیل نے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کا چارج سنبھالا، وی پی مینن ان کے سیکریٹری تھے۔ برطانوی بالادستی کے خاتمے کے ساتھ، تقریباً 560 شاہی ریاستیں اپنے مستقبل کا انتخاب کرنے کے لیے برائے نام آزاد تھیں۔ پٹیل کی پیشکش صرف تین موضوعات پر الحاق کی تھی: دفاع، خارجی امور اور مواصلات، پرائیو پرس اور مضبوط دباؤ کی مدد سے۔ جب جوناگڑھ کے نواب نے پاکستان کا انتخاب کیا تو فروری 1948 کی رائے شماری میں 870,190 ووٹ واپس آئے، ان میں سے صرف 91 پاکستان کے لیے۔ حیدرآباد کا ہولڈ آؤٹ 13 سے 17 ستمبر 1948 تک آپریشن پولو کے ساتھ ختم ہوا۔ اس نے جمہوریہ کو اس کی انتظامی ریڑھ کی ہڈی دی: 21 اپریل 1947 کو، اس نے خدمات کو "اسٹیل فریم آف انڈیا" کا نام دیا۔ وہ تاریخ اب سول سروسز ڈے ہے۔ اس کی سیکولر سند کسی بھی کیمپ کے نعروں سے بہتر کی مستحق ہے۔ ان کے لیے ثبوت مضبوط ہیں۔ انہوں نے 4 فروری 1948 کو آر ایس ایس پر پابندی لگا دی۔ جولائی میں، انہوں نے لکھا کہ اس کی سرگرمیاں "حکومت اور ریاست کے وجود کے لیے واضح خطرہ ہیں"۔ مئی 1949 میں، انہوں نے آئین ساز اسمبلی میں ایک تحریک پیش کی کہ الگ الگ ووٹرز کو ختم کیا جائے، اس امید پر کہ ایک حقیقی سیکولر جمہوری ریاست، جہاں سب کو یکساں مواقع حاصل ہوں"۔ اس کے باوجود ریکارڈ بھی متضاد ہے، جیسا کہ کرستوف جعفر یلوٹ نے دلیل دی ہے۔ پٹیل نے آر ایس ایس والوں پر زور دیا کہ وہ کانگریس میں شامل ہوں۔ گولوالکر کے تحریری آئین کو قبول کرنے کے بعد ان کی حکومت نے جولائی 1949 میں پابندی ہٹا دی۔ سومناتھ میں، انہوں نے کہا کہ مورتیوں کو بحال کرنا "ہندو عوام کے ساتھ عزت اور جذبات کا باعث ہوگا"۔ اس کا سیکولرازم سخت اور غیر جذباتی تھا: "اگر میں اقلیتی برادری کا رکن ہوتا،" انہوں نے اسمبلی کو بتایا، "میں بھول جاتا کہ میرا تعلق اقلیتی برادری سے ہے۔" وہ آر ایس ایس کا آدمی نہیں تھا۔ اس نے اس پر پابندی لگا دی، نہ ہی وہ نہرو کے مزاج کے تکثیری تھے۔ وہ کانگریس کے سیاستدان تھے جو ایک غیر جانبدار ریاست اور بلاشبہ اقلیتوں کی وفاداری چاہتے تھے۔ تاہم، نہرو کے ساتھ ان کے اختلافات حقیقی تھے۔ 1946 میں، راج موہن گاندھی کے مطابق، کئی صوبائی کانگریس کمیٹیوں نے پٹیل کو پارٹی صدارت کے لیے نامزد کیا، اور کسی نے نہرو کو نامزد نہیں کیا۔ گاندھی نے پٹیل کو ایک طرف ہٹنے کو کہا، اور اس نے ایسا کیا۔ وہ پہلے صدر راجگوپالاچاری یا راجندر پرساد پر جھگڑتے تھے۔ 1950 میں کانگریس کی صدارت پر، ٹنڈن یا کرپلانی؛ اور چین پر، جہاں نومبر 1950 میں، پٹیل نے "بھارت کے لیے چینی خطرے کی فوجی اور انٹیلی جنس تعریف" کے لیے دباؤ ڈالا۔ اپنی موت سے تین ماہ پہلے، پٹیل نے اندور میں کہا: "نہرو ہمارے لیڈر ہیں... میں بے وفا سپاہی نہیں ہوں۔" یہ کہانی کہ نہرو نے ان کے جنازے کو ٹھکرا دیا۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ وہ آخری خراج عقیدت پیش کرتے" کے لیے بمبئی روانہ ہو رہے ہیں، پٹیل کو ایک دوست اور ایک ساتھی اور سب سے بڑھ کر کامریڈ" کہا جاتا ہے، اور وہ آخری رسومات میں تھے۔ ہم اس کا کیا مقروض ہیں؟ سب سے پہلے، اس نے جو اتحاد قائم کیا وہ ایک دعوت تھی جتنا کہ ایک حکم۔ یہ تب ہی برقرار ہے جب ہر علاقہ، زبان اور عقیدہ یہ محسوس کرے کہ یونین ان کا ہے۔ دوسرا، غیر جانبدار، نڈر سول سروس جسے اس نے سٹیل فریم کہا: یہ آئین کی خدمت کے لیے موجود ہے، نہ کہ اس وقت کی پارٹی۔

بھارت کی نامکمل ڈی کالونائزیشن

پائنیر نیوز سروس

جب اگست 1947 میں یونین جیک نیچے آیا تو نوآبادیاتی حکمرانی کا غذ پر ختم ہو گئی۔ کیا یہ مادہ میں ختم ہوا یہ کہنا مشکل ہے۔ اس سے گہرے سوالات اٹھتے ہیں۔ کیا آزادی واقعی کسی قوم کو آزاد کرتی ہے؟ کیا ڈی کالونائزیشن کبھی مکمل ہو سکتی ہے؟ کیا ایک سابق کالونی بھی یہ چاہے گی؟ ہندوستان کا ماضی ان سوالات کو تیز کرتا ہے۔ برصغیر نے ہمیشہ باہر کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچا ہے، حکمت کے متلاشیوں سے لے کر نادر شاہ جیسے لٹیروں تک، اس لیے یہاں غیر ملکی اثر و رسوخ کبھی اجنبی نہیں تھا۔ تو برطانوی باب اتنا بڑا کیوں ہے؟ پیمانہ اور گہرائی۔ 1913 کے آس پاس، سلطنت دنیا کے تقریباً ایک چوتھائی حصے پر پھیلی ہوئی تھی اور اس نے تقریباً 410 ملین لوگوں پر حکومت کی۔ ہندوستان میں تسلط قائم ہونے میں تقریباً دو صدیاں لگیں، قرون وسطیٰ کے نظام کو نوآبادیاتی نظام سے بدل دیا۔ دو سو سال پر محیط ڈھانچہ پیچیدہ میں ختم ہونے کا امکان نہیں ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر، جو کہ 14/15 اگست 1947 کی درمیانی رات کو کہی گئی تھی، بہت سے لوگوں کے لیے ہندوستان میں سیاسی تنزلی کے آغاز کے طور پر گونجتی ہے۔ جشن کا آغاز اس وقت ہوا جب سڑکوں پر جوش و خروش سے لوگ جوق در جوق قائدین کی تقریروں کو سننے کے لیے جمع ہو گئے۔ بہت سے لوگ دور رہے، تاریخ کی سب سے خوفناک تقسیم میں ہونے والے اپنے پیاروں کے نقصان سے دوچار ہوئے - ملک کی دو حصوں میں تقسیم، ایک المناک نتیجہ اور نوآبادیاتی حکمرانی کو ختم کرنے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔ تاہم، 1947 کوئی کلین بریک نہیں تھا: برطانوی ڈیزائن کردہ پولیس، سول سروس، فوج اور عدلیہ اب بھی ملک چلا رہی ہیں۔ کمپنی اور کراؤن کی حکمرانی نے حیران کن پیمانے پر ہندوستان کی آمدنی، زیورات اور نوادرات کو ختم کر دیا۔ کوہ نور کی واپسی کے بارے میں پوچھے جانے پر ڈیوڈ کیمرون نے خبردار کیا کہ ایک درخواست پر اتفاق کرنے سے برٹش میوزیم خالی ہو جائے گا۔ ماہر اقتصادیات اتسا پٹنائک کا تخمینہ تقریباً 45 ٹریلین ڈالر ہے، اس میں سے کسی نے بھی واپس نہیں کیا۔ نقصان لوٹ مار سے آگے بڑھ گیا۔ ہندوستان خام کپاس، جوٹ، تیل کے بیجوں اور معدنیات کا سپلائی کرنے والا اور برطانوی جوتوں، بسکٹوں، مشینری اور انجنوں کا خریدار بن گیا۔ روایتی ذریعہ معاش تباہ ہو گیا۔ پھر بھی آزادی کے بعد کا ریکارڈ تاریک نہیں ہے۔ مورخ آدتیہ مکھرجی نوٹ کرتے ہیں کہ 1947 میں ہندوستان نے اپنے تقریباً تمام مشینی اوزار درآمد کیے تھے۔ 1970 تک حصہ تقریباً نو فیصد تک گر گیا تھا۔ 1793 کا زمینداری نظام، جس نے کاشتکاروں کو اپنی ہی زمین پر کرایہ دار بنا دیا، 1950 کی دہائی کے اوائل میں ختم کر دیا گیا۔ معاشی ڈی کالونائزیشن کافی رہی ہے، اگر کل نہیں تو۔ مورخ دیپش چکربرتی نے ڈی کالونائزیشن کو "اناڑی، پیچیدہ اور فطری طور پر نامکمل" قرار دیا۔ آزادی ایک طویل، جاری موافقت سے کم ٹوٹ پھوٹ تھی۔ دماغ دوبارہ دعوی کرنے کے لئے سب سے مشکل علاقہ ہو سکتا ہے۔ 1857 کے بعد لارڈ ایلفنسٹن نے لندن پر زور دیا کہ وہ تقسیم کرو اور حکومت کرو کے رومن میکسم کو اپنائے۔ سر جان سٹراچی نے دلیل دی کہ ہندوستانیوں کے درمیان دشمنانہ عقائد برطانوی اقتدار کے لیے ضروری ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں مذہبی طور پر الگ الگ پڑوس بتاتے ہیں کہ ہم اب بھی نوآبادیاتی علیحدگی میں کیسے پھنسے ہوئے ہیں۔ مارکس گاروی نے خبردار کیا کہ جو لوگ اپنی تاریخ سے ناواقف ہیں وہ جڑوں کے بغیر درخت کی مانند ہیں۔ استعمار کو بھول جانا اپنی غلطیوں کو دہرانے کی دعوت دیتا ہے۔ برطانوی استعمار کے عجائب گھر نے سامراجی حکمرانی کے لیے قیمت ادا کرنے والوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، استعمار کے متاثرین کے لیے قومی دن منانے کی درخواست کی ہے۔

بیک وقت انتخابات سے علاقائی جماعتوں کو فائدہ ہوگا: پی پی چودھری

نئی دہلی، 31 اکتوبر (جی این یس): مشترکہ پارلیمانی کمیٹی برائے ایک قوم، ایک انتخاب کے چیئرمین پی پی چودھری نے ہفتہ کے روز کہا کہ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے بیک وقت انتخابات دوسرے راستے کے بجائے علاقائی جماعتوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ جب الگ الگ انتخابات ہوتے ہیں تو ایک مضبوط مرکز علاقائی جماعتوں کو "اوور رائڈ" کر سکتا ہے۔ چودھری نے کہا کہ یہ مشاہدہ صحافی اور ماہر اقتصادیات سوامی ناتھن گرومورتی نے جمعہ کو جے پی سی کی میٹنگ کے دوران کیا۔※ ایک قوم، ایک انتخاب※ بل کا مقصد لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات کو ہم آہنگ کرنا ہے۔ اس بل کو 41 رکنی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے پاس بھیجا گیا ہے، جو اس وقت کامیابی سے بیک وقت قومی اور ریاستی انتخابات کے انعقاد کے لیے درکار طریقہ کار پر غور اور مطالعہ کر رہی ہے۔ کے ساتھ ایک خصوصی بات چیت میں، چودھری نے کہا: ایک قوم، ایک انتخاب کے تحت، 1952 سے 1967 تک چار عام انتخابات ایک ساتھ ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد آٹھ یا نو قانون ساز اسمبلیوں کو وقت سے پہلے تحلیل کر دیا گیا تھا تا کہ انتخابات ایک ساتھ کرائے جا سکیں۔" یہ واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس وقت، دستور ساز اسمبلی کے اراکین-جن میں سے کچھ اس وقت موجود تھے- کا خیال تھا کہ اگر ہم آئین کی روح، ارادے یا مقصد کا جائزہ لیں تو یہ ایک ملک، ایک انتخاب※ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لہذا، اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، کچھ قانون ساز اسمبلیوں کو وقت سے پہلے تحلیل کر دیا گیا تھا،" انہوں نے اس وقت لوک سبھا کے انتخابات کے انعقاد کے لیے کہا۔ جمعہ کو جے پی سی کی میٹنگ کے بارے میں، چودھری نے کہا: ممتاز سیاسی سائنسدان اور ماہرین اقتصادیات - جیسے سوامی ناتھن گرومورتی، پروفیسر ایس مہیندر دیو، پروفیسر پامی دعا، اور ڈاکٹر شمیکا روی، نے کل کی میٹنگ میں شرکت کی اور بل کے سیاسی اور اقتصادی دونوں پہلوؤں پر اپنی بصیرت کا اشتراک کیا۔" پروفیسر مہندر دیو وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل (EAC-PM) کے چیئرمین ہیں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ایک مستقل تشویش رہی ہے کہ ایک قوم، ایک الیکشن※ علاقائی جماعتوں کو پسماندہ کر سکتا ہے یا آئین کے وفاقی اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا سکتا ہے، چودھری نے کہا: ان کا (معاشی ماہرین) نقطہ نظر یہ تھا کہ یہ اس کے برعکس ہے۔"انہوں نے 1967 کے بعد سے ملک کی انتخابی تاریخ کا استعمال کرتے ہوئے اس نظریے کی حمایت کی۔ انہوں نے 1967، 1971، 1977، 1980، 1984، 1989 تک کے انتخابات اور 1989 سے 2014 تک کے اتحادی دور※ کے ساتھ ساتھ 1967، 420 اور 2020 کے انتخابات کو دیکھا۔ ان کا خیال تھا کہ جب لوک سبھا اور اسمبلی کے انتخابات مختلف اوقات میں الگ الگ ہوئے تو مرکز میں ایک مضبوط حکمراں جماعت نے اکثر ریاستی انتخابات میں کامیابی حاصل کی، جس کی وجہ سے علاقائی پارٹیاں پسماندہ ہو گئیں۔ ہندوستان کی انتخابی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے، جے پی سی کے چیئرمین نے مزید کہا کہ جب بھی انتخابات ایک ساتھ ہوئے، علاقائی پارٹیوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔" جب ریاست اور مرکز کے انتخابات الگ الگ ہوتے ہیں، مضبوط مرکز اور علاقائی مسائل کے درمیان تصادم کی صورت میں، ملک کی انتخابی تاریخ بتاتی ہے کہ ایک مضبوط مرکز کا اثر غالب ہوگا۔"لہذا، لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے بیک وقت انتخابات علاقائی پارٹیوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں، جمہوریت کو مضبوط کرتے ہیں، اور قومی مفاد میں ہیں۔


مرکزی وزیر برائے امورِ داخلہ وتعاون، امت شاہ نے نئی دہلی کے میجر دھیان چند نیشنل اسٹیڈیم میں 'راشٹریہ ایکتا دیوس' (قومی یومِ اتحاد) کے موقع پر 'رن فار یونیٹی' (اتحاد کے لیے دوڑ) کا آغاز کیا۔ (پی آئی بی)

پے ٹی ایم فراڈ: پانچ ملزمان گرفتار

نئی دہلی، 31 اکتوبر (جی این یس) دہلی کے شاہدرہ ضلع کے سائبر پولیس اسٹیشن نے پے ٹی ایم کے ایگزیکٹوز کی نقالی کرنے اور سڑک کے دکانداروں اور چھوٹے کاروباری مالکان کو دھوکہ دینے میں ملوث ایک گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے ہفتہ کو بتایا کہ 95,000 روپے کے سائبر فراڈ کیس کے سلسلے میں پانچ ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق، ملزم نے مبینہ طور پر غیر مشکوک دکانداروں اور دکانداروں کو پے ٹی ایم کے نمائندے ظاہر۔

تمل ناڈو میں سرکاری ملازمین کے ڈی اے میں 3 فیصد اضافہ

چنئی 31 اکتوبر (جی این یس): تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے سرکاری ملازمین اور اساتذہ کے لیے مہنگائی الاؤنس میں تین فیصد پوائنٹس کے اضافے کا حکم دیا ہے، پنشنرز اور فیملی پنشنرز بھی دیپاولی سے پہلے اعلان کردہ نظرثانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ اضافہ، جو الاؤنس کو 60 فیصد سے بڑھا کر 63 فیصد کرتا ہے، یکم جولائی 2026 سے سابقہ اثر میں آئے گا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن کے مطابق، تقریباً 16 لاکھ ملازمین، اساتذہ، پنشنرز اور فیملی پنشنرز مستفید ہوں گے۔ اس اقدام سے ریاستی خزانے پر 858,1 کروڑ روپے کے اضافی سالانہ اخراجات عائد ہوں گے۔ حکومت نے کہا کہ وہ حاضر سروس اور ریٹائرڈ اہلکاروں کی فلاح و بہبود کے عزم کے تحت نظرثانی کو لاگو کرنے کے لیے درکار اضافی فنڈ مختص کرے گی۔ یہ فیصلہ مرکزی حکومت کے مرکزی حکومت کے ملازمین کے لیے مہنگائی الاؤنس میں 60 فیصد سے بڑھا کر 63 فیصد کرنے کے بعد کیا گیا ہے، جو یکم جولائی سے نافذ ہے۔ تمل ناڈو نے اپنے ملازمین اور اساتذہ کے لیے اسی نظرثانی شدہ شرح اور آغاز کی تاریخ کو اپنایا ہے۔ اپنے نوٹیفکیشن میں، حکومت نے فلاحی اسکیموں کی تشکیل اور نفاذ میں سرکاری افسران اور اساتذہ کے تعاون کو اجاگر کیا۔ اس نے کہا کہ ان کے کام نے اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کیا کہ عوامی بہبود کے لیے بنائے گئے پروگراموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ انتظامیہ لوگوں کے فائدے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کروا رہی ہے اور اسے انجام دے رہی ہے۔ سرکاری ملازمین اور اساتذہ اس عمل میں کلیدی شریک تھے، جنہوں نے پروگراموں کی منصوبہ بندی اور ان کی فراہمی دونوں میں حصہ ڈالا۔ حکومت نے کہا کہ ان ذمہ داریوں کو تسلیم کرتے ہوئے اور ملازمین کی بہبود کو ترجیح دیتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے مرکز کے اعلان کے بعد نظرثانی پر غور کیا اور ریاستی افرادی قوت کے لیے اسی طرح کے اضافے کا حکم دیا۔ نوٹیفکیشن میں پنشنرز اور فیملی پنشنرز کو مستفید ہونے والوں میں شامل کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مالی وابستگی اعلان میں شامل چاروں گروپوں کے لیے حکومت کی تشویش کی عکاسی کرتی ہے۔ دیپاولی کے قریب آنے کے ساتھ، حکومت نے کہا کہ اس اضافے سے فائدہ اٹھانے والوں کو تہوار زیادہ خوشی کے ساتھ منانے میں مدد ملے گی۔ اس اعلان میں ملازمین، اساتذہ اور پنشن پر انحصار کرنے والے گھرانوں کی فلاح و بہبود کو تہوار کے موسم کے اقدام کے مرکز میں رکھا گیا ہے۔ اگرچہ نظرثانی شدہ الاؤنس جولائی سے سابقہ طور پر لاگو ہوتا ہے، لیکن اعلان میں فراہم کردہ نوٹیفکیشن میں یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ بقایا جات کب ادا کیے جائیں گے۔ یہ مؤثر تاریخ، نظرثانی شدہ شرح، مستفید ہونے والوں کی تخمینی تعداد اور ریاست کے فیصلے کے تحت بار بار چلنے والے سالانہ اخراجات کی تصدیق کرتا ہے۔

عمر عبداللہ اور ندھی رازدان نے نئی زندگی کا آغاز کر دیا

سری نگر 31 اکتوبر (جی این یس): جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ انہوں نے اپنی اور معروف صحافی ندھی رازدان کی تصاویر پوسٹ کرتے ہوئے زندگی کا ایک نیا سفر شروع کیا ہے۔ عمر عبداللہ نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا، "کل ایک نیا سفر شروع ہوا"۔ ندھی ایک خوبصورت دلہن کے لہینگا※ میں ملبوس تھی اور عمر نے ہمیشہ کی طرح بے عیب سلے ہوئے سوٹ پہنے۔ عمر کی X پوسٹ کا جواب دیتے ہوئے، ندھی رازدان نے کہا،" یہ ہو گیا بھائی عمر عبداللہ۔" عمر عبداللہ کا ندھی سے شادی کا ارادہ جموں وکشمیر میں کوئی راز نہیں تھا جب وہ اپنی بیوی پائل سے الگ ہو گئے تھے۔ عمر ندھی سے شادی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ قانونی طور پر پائل کے ساتھ شادی سے رہا نہیں ہوا تھا۔ سپریم کورٹ نے 31 جولائی 2026 کو عمر عبداللہ اور پائل کی شادی کو باہمی رضامندی سے ختم کر دیا۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک ارادے پر مشتمل سپریم کورٹ کی بنچ نے اس معاملے کی سماعت کی اور اسے نمٹا دیا۔ عدالت نے آئین ہند کے آرٹیکل 142 کے تحت اپنے غیر معمولی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ثالثی کے بعد شادی کو تحلیل کر دیا۔ جوڑے نے یکم ستمبر 1994 کو شادی کی تھی، وہ 2009 سے الگ رہ رہے تھے، اور ان کے دو بیٹے (ظاہر اور ضمیر) ہیں۔ ظلم اور انحطاط کی بنیاد پر عمر عبداللہ کی طلاق کی پہلے کی درخواستوں کو فیملی کورٹ نے 2016 میں خارج کر دیا تھا اور دسمبر 2023 میں دہلی ہائی کورٹ نے اسے برقرار رکھا تھا۔ عدالت کی ہدایت کردہ ثالثی کے بعد، دونوں فریقوں نے دوستانہ طریقے سے علیحدگی اختیار کرنے پر اتفاق کیا، سینئر وکیل کپل سبل نے بنچ کو بتایا کہ انہوں نے تمام زیر التوا تنازعات کو حل کر لیا ہے اور تمام متعلقہ قانونی چارہ جوئی کو واپس لے لیں گے۔ 49 سالہ ندھی رازدان این ڈی ٹی وی کی ایگزیکٹو ایڈیٹر تھیں۔ ندھی رازدان ایک کشمیری پنڈت ہیں اور سینئر صحافی مہاراج کرشن رازدان کی بیٹی ہیں۔ اس نے اپنے اسکول، شیخ سرائے، نئی دہلی میں تعلیم حاصل کی۔ اس نے لیڈی شری رام کالج سے گریجویشن کیا اور بعد میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ماس کمیونیکیشن، دہلی (1998-99) میں ریڈیو اور ٹی وی جرنلزم میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ کیا۔

ڈی ایم ایف فنڈز بدعنوانی: ای ڈی نے 70.31 کروڑ کی جائیدادیں ضبط کر لیں

رائے پور 31 اکتوبر (جی این یس) رائے پور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے رائے پور زونل آفس نے ڈسٹرکٹ منرل فاؤنڈیشن ٹرسٹ (ڈی ایم ایف ٹی) کے فنڈز کے مبینہ غلط استعمال کے سلسلے میں تقریباً 70.31 کروڑ روپے کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کو عارضی طور پر منسلک کیا ہے۔ ایجنسی نے 30 اکتوبر کو رائے پور میں خصوصی عدالت (پی ایم ایل اے) کے سامنے 17 ملزمان کے خلاف ایک ضمنی چارج شیٹ بھی داخل کی، بشمول ستپال سنگھ چابڑا اور منڈیپ چاولہ، منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے)، 2002 کے تحت جرائم کے لیے۔ پی ایم ایل اے کی دفعات کے تحت 29 اکتوبر کو عارضی اٹیچمنٹ آرڈر جاری کیا گیا تھا۔ یہ معاملہ چھتیس گڑھ راجیہ بیج ایام کرشی وکاس نگم (بیج نگم) کے ذریعے DMFT فنڈز کی منظم طریقے سے منتقلی سے پیدا ہوا ہے- جس کا مقصد کان کنی سے متاثرہ علاقوں اور کمیونٹیز کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے ہے۔ ای ڈی کے ایک پریس نوٹ کے مطابق، ایک منظم سنڈیکیٹ جس میں سرکاری ملازمین اور ایجنٹس/رابطہ کار شامل تھے، نے ان فنڈز کے مختص اور استعمال میں ہیرا پھیری کی۔ انہوں نے سپلائی پر مبنی کاموں کی حمایت کی جس میں بڑھتی ہوئی خریداری کے اخراجات تھے اور ریٹ کنٹریکٹ ہولڈر اداروں کو جاری کردہ پرچیز آرڈرز کی بنیادی قیمت کے 25 فیصد سے لے کر 50 فیصد تک غیر قانونی کمیشن حاصل کرتے تھے۔ ای ڈی نے کہا کہ ان کمیشنوں کا ایک بڑا حصہ مبینہ طور پر سرکاری ملازمین اور بااثر افراد کو فنڈ مختص کرنے، خریداری کے آرڈر جاری کرنے اور ادائیگیوں کے اجرا میں سہولت فراہم کرنے کے بدلے میں دیا گیا تھا۔ کمیشن نقدی کے ساتھ ساتھ بینکنگ چینلز کے ذریعے جمع کیے گئے اور متعدد اداروں اور کھاتوں کے ذریعے پرتوں میں ڈالے گئے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بیج نگم کی طرف سے غیر ڈی ایم ایف فنڈز کا استعمال کرتے ہوئے کئے گئے پروکیورمنٹس سے بھی اسی طرح کے کمیشن حاصل کیے گئے تھے۔ چبڈا کی شناخت سنڈیکیٹ کے اہم رابطہ کاروں اور مالی رابطہ کاروں میں سے ایک کے طور پر کی گئی ہے۔ اس نے مبینہ طور پر منتخب دکانداروں کو کاموں کی الاٹمنٹ، پرچیز آرڈر جاری کرنے، ادائیگیوں کے اجراء اور غیر قانونی کمیشن کی وصولی اور تقسیم میں سہولت فراہم کی۔ پریس نوٹ میں کہا گیا کہ انہیں ای ڈی نے یکم ستمبر کو پی ایم ایل اے کی دفعہ 19 کے تحت گرفتار کیا تھا۔

دھرو راٹھی کے خلاف ہتک عزت کیس میں نیا وارنٹ جاری

نئی دہلی، 31 اکتوبر (جی این یس) دہلی کی ایک عدالت نے ہفتہ کو یوٹیوبر دھرو راٹھی کے خلاف وکاس پانڈے کے ذریعہ دائر کردہ آٹھ سال پرانے مجرمانہ ہتک عزت کے مقدمے میں ایک نیا قابل ضمانت وارنٹ جاری کیا۔ ساکیت عدالت نے یہ حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ نیا وارنٹ ان کے گروگرام کے پتے پر جاری کیا جائے گا۔ عدالت نے 17 اکتوبر کو یوٹیوبر کے خلاف قابل ضمانت وارنٹ جاری کیا تھا، یہ بتانے کے بعد کہ راٹھی کو جاری کیے گئے پچھلے سمن کی خدمت نہیں کی جا سکتی تھی کیونکہ اس مہینے کے شروع میں پاس کیے گئے ایک حکم کے بعد، ان کی رہائش گاہ کے احاطے کو مقفل پایا گیا تھا۔ تاہم، 17 اکتوبر کا وارنٹ راٹھی پر بھی پیش نہیں کیا جا سکا کیونکہ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ یہ آسٹریا میں ایک غلط پتے پر جاری کیا گیا تھا۔ ساکیت عدالت کو ہفتے کے روز بتایا گیا کہ راٹھی پہلے ہی ہندوستان چھوڑ چکے ہیں۔ کیس کی اگلی سماعت 23 نومبر کو مقرر کی گئی ہے۔ یہ کیس بی جے پی آئی ٹی سیل پارٹ 2 کے عنوان سے ایک ویڈیو سے متعلق ہے، جس میں مبینہ طور پر پانڈے کو بدنام کیا گیا تھا۔ اس ویڈیو کو 2018 میں عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے بھی ریٹویٹ کیا تھا، جس نے بعد میں سپریم کورٹ کے سامنے تسلیم کیا کہ اس نے اسے ریٹویٹ کر کے غلطی کی تھی۔ سوشل میڈیا پیج آئی سپورٹ نریندر مودی※ کے بانی پانڈے نے دعویٰ کیا تھا کہ ریٹویٹ نے ان کی ساکھ کو داغدار کیا ہے۔ راٹھی کے خلاف کارروائی 2019 کے بعد سے ان پر سمن جاری کرنے میں بار بار دشواریوں کے درمیان زیر التواء رہی، شکایت کنندہ نے دعویٰ کیا کہ ہندوستان سے اس کی مسلسل غیر حاضری نے کیس میں تاخیر کی۔ اٹھی عام طور پر آسٹریا میں رہتی ہے۔ ریٹویٹ سے پیدا ہونے والی مجرمانہ ہتک عزت کی کارروائی کو کیجریوال کے چیلنج کے سلسلے میں یہ معاملہ سپریم کورٹ تک بھی پہنچا تھا۔ روری 2024 میں، کیجریوال نے عدالت عظمیٰ کو بتایا کہ اس نے ویڈیو شیئر کر کے غلطی کی ہے۔ جسٹس سنجیو کھنہ کی بنچ، جو بعد میں چیف جسٹس آف انڈیا (CJI) بنے اور اس کے بعد سے ریٹائر ہو چکے ہیں، اور دیپانکر دتا نے کیجریوال کے خلاف ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر روک لگا دی تھی، جب کہ دہلی ہائی کورٹ کی طرف سے ان کے خلاف جاری سمن کو منسوخ کرنے سے انکار کرنے کو چیلنج کرنے والی ان کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے قبل ازیں طلبی کے حکم کو برقرار رکھا تھا، یہ مشاہدہ کرتے ہوئے کہ مبینہ طور پر ہتک آمیز مواد کو ریٹویٹ کرنے سے تعزیرات ہند (IPC) کی دفعہ 499 کے تحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

ممبوٹی کیرالہ پولیس کے سائبر سیکیورٹی کیپٹن بن گئے

کوچی 31 اکتوبر (جی این یس): ملیالم سپر اسٹار ممبوٹی کو کیرالہ پولیس کا سائبر سیکیورٹی کیپٹن※ نامزد کیا گیا ہے کیونکہ ریاست نے کمیونٹی پر مبنی ایک نئی پہل کے ذریعے سائبر کرائمز کے بڑھتے ہوئے خطرے سے نمٹنے کے لیے کوششیں تیز کی ہیں۔ ہفتہ کو یہاں راجیو گاندھی انڈور اسٹیڈیم میں منعقدہ ایک تقریب میں تقرری کا اعلان کرتے ہوئے وزیر داخلہ رمیش چنیتھلا نے کہا کہ سائبر کرائمز کو ہونے سے پہلے روکا جانا چاہیے نہ کہ ان کے ارتکاب کے بعد محض تحقیقات کی جائیں۔ چنیتھلا نے CLICK (کمیونٹی لیڈ انیشی ایٹو فار سائبر ریسیلینٹ کیرالہ) کا افتتاح کیا، ایک سائبر سیکیورٹی پروگرام جسے ہوم ڈپارٹمنٹ کے تحت کیرالہ پولیس سائبر ونگ نے ڈیزائن کیا ہے، جس کا مقصد کیرالہ کو 2027 تک مکمل طور پر سائبر سے محفوظ بنانا ہے۔ اس موقع پر اپنے ریمارکس میں، ممبوٹی نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ وہ سائبر کرائم کے خلاف جنگ میں کپتان بنیں اور والدین کو ٹیکنالوجی کے ذمہ دارانہ استعمال میں بچوں کی رہنمائی کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ نہوں نے کہا کہ جب بھی بچے روتے ہیں یا کسی چیز پر اصرار کرتے ہیں تو انہیں سمارٹ فون دینا ایک اچھا عمل نہیں تھا۔ جب تک بچے ذمہ داری کے ساتھ موبائل فون استعمال کرنے کے لیے بالغ نہیں ہو جاتے، ان کو فیچر فون فراہم کرنا بہتر ہوگا، انہوں نے کہا کہ ایجادات اچھے اور برے دونوں مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہیں، اور انٹرنیٹ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے کو انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کرنا سیکھنا چاہیے اور اس کے غلط استعمال کو روکنا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت (AI) کے دور میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے امکانات بڑھ رہے تھے۔ ممبوٹی نے کہا کہ معاشرے کو سائبر کرائمز کی شناخت اور ان کا مقابلہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ نیا اقدام اس سمت میں ایک قدم ہے۔ سپر اسٹار نے 10 منتخب طلباء کو کلک کیپٹن کیپس بھی پیش کیں۔ چنیتھالا نے نوٹ کیا کہ سائبر دور میں، سائبر کرائمز کو مکمل طور پر ختم کرنا مشکل تھا، لیکن مؤثر حفاظتی اقدامات ان پر قابو پانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ گزشتہ سال ریاست میں سائبر فراڈ کی 54,000 سے زیادہ شکایات درج کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے دھوکہ بازوں نے عام لوگوں میں تکنیکی آگاہی کی کمی کا فائدہ اٹھایا۔ نہوں نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ مضبوط پاس ورڈ استعمال کریں، ایپلی کیشنز کو باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کریں، اپنے ڈیٹا کو محفوظ رکھیں اور مشکوک لنکس پر کلک کرنے سے پہلے احتیاط کریں۔ سائبر فراڈ کے متاثرین فوری طور پر ہیلپ لائن 1930 پر رابطہ کریں۔ وزیر نے یہ بھی اعلان کیا کہ عوامی شکایات کی پیشرفت پر نظر رکھنے کے لیے ایک آن لائن شکایت میکانزم اور ڈیش بورڈ کے ساتھ ان کا دفتر 3 نومبر سے مکمل طور پر ڈیجیٹل ہو جائے گا۔

ہندوستان میں پہلی بیمسٹیک بحری سلامتی مشق کا آغاز

نئی دہلی: ہندوستان انڈمان اور نکوبار جزائر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے سری وجے پورم میں پہلی BIMSTEC میری ٹائم سیکورٹی مشق کی میزبانی کر رہا ہے، تا کہ سمندری تعاون کو مضبوط بنایا جا سکے، ممبر ممالک کے درمیان آپریشنل کوآرڈینیشن اور انٹر آپریبلٹی کو بڑھایا جا سکے، وزارت خارجہ (MEA) نے ہفتہ کو اعلان کیا۔ یہ مشق، جو جمعہ کو شروع ہوئی اور 3 نومبر تک جاری رہے گی، گزشتہ سال تھائی لینڈ میں 6ویں BIMSTEC سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے اعلان کردہ اہم اقدامات میں شامل ہے۔ اس میں تین دن کی ٹیبلٹاپ مشقیں ہیں جس کے بعد دو روزہ ہارڈ فیز ہے جس میں BIMSTEC کے رکن ممالک کے بحری جہاز حصہ لے رہے ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، MEA نے کہا،" یہ مشق BIMSTEC رہنماؤں کے مشترکہ وژن کو عملی جامہ پہنانے، بحری تعاون کو تقویت دینے، آپریشنل کوآرڈینیشن اور انٹر آپریبلٹی کو بڑھانے، اور خلیج بنگال میں ایک محفوظ، محفوظ اور مستحکم بحری ماحول کے لیے اپنا تعاون فراہم کرتی ہے۔" انڈمان اور نکوبار کمان کے مطابق، پہلی BIMSTEC بحری ٹائم سیکورٹی مشق کا جمعہ کو سری وجیا پورم میں انڈمان اور نکوبار کمان کے کمانڈر ان چیف وائس ایڈمرل ونیت میکارٹی نے افتتاح کیا۔ تقریب میں نیشنل میری ٹائم سیکیورٹی کوآرڈینیٹر وائس ایڈمرل بسواجیت داس گپتا کے علاوہ بنگلہ دیش، میانمار اور سری لنکا کے سینئر وفود نے شرکت کی۔" دہلی اعلامیہ میں لنگر انداز، یہ مشق مشترکہ بحری سلامتی کے وعدوں کو سمندر میں مربوط کارروائی میں ترجمہ کرنے کی طرف ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔

منی پور میں ہلاک 32 کوکی شہریوں کے لواحقین کو 10 لاکھ معاوضہ

امپھال 31 اکتوبر (جی این یس): منی پور حکومت نے NSCN-IM اور ZUF-K سے منسوب تشدد میں مارے گئے 32 کوکی-زو شہریوں کے لواحقین کو ایکس گریشیا معاوضہ فراہم کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے، کوکی-زو کونسل (KZC)، ریاست میں کوکی-زو قبائلی برادری کی اعلیٰ تنظیم، نے ہفتہ کو کہا۔ KZC کے ایک سینئر لیڈر نے کہا کہ ہر سوگوار خاندان کو 10 لاکھ روپے کی ایکس گریشیا رقم فراہم کیے جانے کی امید ہے۔ KZC کے ایک بیان کے مطابق، کونسل کے رہنماؤں اور حکومتی نمائندوں کے درمیان جمعہ کو چوراچند پور میں ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں کونسل کی طرف سے اٹھائے گئے خدشات اور مطالبات پر تبادلہ خیال کے لیے ایک میٹنگ ہوئی۔" میٹنگ کے دوران، کے زیڈ سی نے موجودہ صورتحال اور کوکی-زو کے لوگوں کی شکایات کے بارے میں اپنے تحفظات پیش کیے۔ وسیع غور وخوض کے بعد، حکومت نے NSCN-IM- اور ZUF سے منسوب تشدد میں اپنی جانیں گنوانے والے 32 کوکی-زو شہریوں کے لواحقین کو ایکس گریشیا معاوضہ فراہم کرنے پر اتفاق کیا۔" کونسل نے کہا کہ یہ فیصلہ مرنے والوں کی یاد کو عزت دینے اور ان کے سوگوار خاندانوں کی مدد کرنے کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ KZC نے کہا کہ حکومت نے تمام مرنے والوں کی لاشوں کو ان کے متعلقہ گاؤں میں آخری رسومات کے لیے پہنچانے کی ذمہ داری لینے پر بھی اتفاق کیا۔ کونسل کے مطابق، کوکی زو کے متاثرین کی آٹھ لاشیں اس وقت چوراچند پور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے مردہ خانے میں طویل عرصے سے پڑی ہیں، جب کہ کچھ دیگر کو نا گزیر حالات کی وجہ سے پہلے ہی دفن کیا جا چکا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں انتظامات معاوضے کی ادائیگی اور لاشوں کی نقل وحمل سات دنوں کے اندر مکمل ہونے کی امید ہے۔ کے زیڈ سی نے کوکی زو کے لوگوں کی سلامتی، بہبود اور سیاسی امنگوں سے متعلق کئی دیگر اہم مسائل اور مطالبات بھی اٹھائے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے ان معاملات کو زیر غور لیا ہے اور کونسل کو یقین دلایا ہے کہ ان کا جائزہ لیا جائے گا اور مناسب وقت پر جواب دیا جائے گا۔ سوگوار خاندانوں کے فوری تحفظات کو دور کرنے کے لیے مرنے والوں کے ایکس گریشیا معاوضے اور نقل وحمل کے وعدوں کو بیان کرتے ہوئے، KZC نے اس بات پر زور دیا کہ کوکی زو کے لوگوں کی وسیع تر شکایات اور جائز سیاسی خواہشات کے لیے ٹھوس اور وقتی کارروائی کی ضرورت ہے۔ کونسل نے کہا کہ وہ ان معاملات کو حکومت کے ساتھ اس وقت تک جاری رکھے گی جب تک کہ بامعنی نتائج حاصل نہیں ہو جاتے۔ دریں اثنا، منی پور کے نائب وزیر اعلیٰ نیمچا کیگن نے ہفتے کے روز متعلقہ حکام پر زور دیا کہ وہ 28 اکتوبر کی شام کو کانگ پوکپی ضلع سے لاپتہ ہونے والے دو کوکی نوجوانوں کا سراغ لگانے اور انہیں بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ایک بیان میں، کیگن نے بدھ کی شام تافو کوکی گاؤں کے آس پاس سے دو نوجوانوں کے مبینہ اغوا کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ دو افراد، جن کی شناخت ٹنگن لون چونگلوئی، 21، اور پاوگین لال ہانگشنگ، 20، کے طور پر ہوئی ہے، کو مبینہ طور پر نامعلوم بدمعاشوں نے اغوا کیا تھا۔" یہ انتہائی تکلیف دہ ہے کہ نوجوانوں کی زندگیوں کو اس طرح خطرے میں ڈالا جا رہا ہے۔ میں متعلقہ حکام پر زور دیتی ہوں کہ وہ ان کے ٹھکانے کا پتہ لگانے اور ان کی محفوظ اور غیر مشروط رہائی کو جلد از جلد یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ ذمہ داروں کی نشاندہی کی جائے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے،" انہوں نے کہا۔ دریں اثنا، امپھال-دیما پور قومی شاہراہ (NH-2) پر دو نوجوانوں کے مبینہ اغوا کے خلاف احتجاج میں قبائلی اتحاد کی کمیٹی (COTU) کی طرف سے ضلع کانگپوکپی میں 48 گھنٹے کا بند بلایا گیا۔


نئی دہلی میں، وزارتِ اطلاعات ونشریات کے ایڈیشنل سیکریٹری، پربھات 'ایکتا دیوس-2026' کے عہد کا حلف دلا رہے ہیں۔ (پی آئی بی)

ہند۔جرمنی کے 75 سالہ تعلقات مزید مضبوط بنانے پرزور: سری ہری



حیدرآباد، 31 اکتوبر (جی این یس) وَریاستی کھیل اور نوجوان خدمات کے وزیر وکیتی سری ہری نے امید ظاہر کی ہے کہ ہندوستان اور جرمنی کے درمیان 75 سال پرانے دوستانہ تعلقات مستقبل میں مزید مضبوط ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، سیاحت اور ثقافتی تبادلے کے شعبوں میں باہمی تعاون کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ وزیر موصوف نے حیدرآباد کے ایک نجی ہوٹل میں منعقدہ جرمن یوم وحدت کی تقریبات میں شرکت کی اور اجتماع سے خطاب کیا۔اس موقع پر وزیر نے جرمن قونصل جنرل مائیکل ہاسپر، جرمنی کی حکومت اور عوام کو مبارکباد دی۔انہوں نے کہا کہ جرمن یوم وحدت دنیا کو اتحاد، باہمی افہام وتفہیم اور مشترکہ مستقبل کے لیے مل کر کام کرنے کا پیغام دے رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ جرمنی ہندوستان کے لئے ایک اہم اقتصادی شراکت دار ہے اور دونوں ممالک کے درمیان انجینئرنگ، آٹوموبائل مینوفیکچرنگ، آئی ٹی، تحقیق اور قابل تجدید توانائی کے شعبوں میں اچھا تعاون جاری ہے۔انہوں نے کہا کہ 2024 میں دونوں ممالک کے درمیان اشیا اور خدمات کی تجارت 50 ارب امریکی ڈالر سے تجاوز کر جائے گی۔تلنگانہ عالمی سرمایہ کاری کے لیے ایک منزل ہے۔وزیر موصوف نے کہا کہ حیدرآباد اپنے ہنرمند انسانی وسائل اور مضبوط تکنیکی نظام کے ساتھ بین الاقوامی کمپنیوں کے لیے ایک اہم مقام کے طور پر ابھرا ہے۔انہوں نے کہا کہ حیدرآباد میں کام کرنے والا ڈوئچے بورس شہر میں بین الاقوامی کمپنیوں کے اعتماد کا ثبوت ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور بین الاقوامی تجارتی شراکت داری کو بڑھانا ہے۔انہوں نے کہا کہ دسمبر میں منعقد ہونے والی انویسٹ تلنگانہ گلوبل سمٹ کے ذریعہ ریاست میں سرمایہ کاری کے مواقع کو عالمی صنعت کاروں کو متعارف کرایا جائے گا۔جرمن کمپنیوں کو تلنگانہ میں مدعو کیا گیا کہ وہ جدید مینوفیکچرنگ، آٹوموبائل انجینئرنگ، آئی ٹی، لائف سائنسز، قابل تجدید توانائی اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کریں۔انہوں نے واضح کیا کہ جرمن ریاست تھورنگیا کے ساتھ ہنر مندی، ٹیکنالوجی، اسٹارٹ اپس اور لائف سائنسز کے شعبوں میں تعاون بڑھ رہا ہے۔تلنگانہ کی ثقافت اور سیاحت کو دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے۔وزیر موصوف نے کہا کہ تلنگانہ کی ایک بھرپور تاریخ اور منفرد ثقافتی ورثہ ہے۔انہوں نے کہا کہ کاکتیوں کی تعمیراتی شان، یونیسکو سے تسلیم شدہ رامپا مندر اور حیدرآباد کی تاریخی یادگاریں ریاست کی سیاحت کی خاص خصوصیات ہیں۔انہوں نے کہا کہ بٹوکما اور بونالو جیسے تہوار، ہینڈلوم اور دستکاری تلنگانہ ثقافت کی علامت ہیں۔انہوں نے کہا کہ حیدرآبادی بریانی، ایرانی چائے اور عثمانیہ بسکٹ نے دنیا بھر میں خصوصی پہچان حاصل کی ہے اور جرمنی کے ساتھ پکوان فیسٹیول اور شیف ایکسچینج پروگرام منعقد کر کے ثقافتی تعلقات کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔وزیر نے جرمن سیاحوں کو حیدرآباد کے علاوہ ورنگل کے کاکتیہ وراثت، رامپا مندر، روحانی مقامات، جھیلوں، آبشاروں، جنگلاتی علاقوں اور روایتی دیہاتوں کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔سیاحت پر 50 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا ہدف ہے۔وزیر نے کہا کہ حکومت تلنگانہ کو ملک کا ایک اہم سیاحتی مقام بنانے کے لئے کام کر رہی ہے۔یہ انکشاف ہوا کہ تلنگانہ ٹورازم پالیسی 2025-2030 کا مقصد پانچ سالوں میں 50 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور پانچ لاکھ ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ پالیسی کے پہلے سال میں 174,22 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی ہیں اور حکومت انہیں لاگو کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔انہوں نے جرمن کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ ہوٹلوں، ریزورٹس، ہیریٹیج ٹورازم، ایکوٹورازم، فلاح وبہبود کی سیاحت اور مہمان نوازی کی تعلیم میں سرمایہ کاری کریں۔

تلنگانہ کی معیشت کو 3 ٹریلین ڈالر بنانے کا ہدف: ووویک



حیدرآباد، 31 اکتوبر (جی این یس) محنت، روزگار، تربیت، کانوں اور معدنی وسائل کے وزیر گڈم ووویک وینکٹا سوامی نے کہا کہ ہندوستان کو 5 ٹریلین ڈالر کی معیشت اور تلنگانہ کو 2047 تک 3 ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے اور ایک ترقی یافتہ ملک اور ریاست میں تبدیل کرنے کے لیے سالانہ 8 فیصد کی اقتصادی ترقی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کو بھی یکساں اہمیت دی جانی چاہیے۔وزیر نے ڈاکٹر ماری چنا ریڈی ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (ڈاکٹر ایم سی آر ایچ آر ڈی آئی) کی گولڈن جوبلی کے موقع پر منعقدہ دو روزہ قومی کانفرنس برائے اقتصادی ترقی، پائیدار ترقی اور عوامی پالیسیوں کی اختتامی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔وفاقی وزیر نے کہا کہ انسانی وسائل کی مہارت کی ترقی معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں سے نکلنے والے نوجوانوں کی صلاحیتوں اور صنعتوں کو درکار ہنر کے درمیان فرق ہے اور اس فرق کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے مشورہ دیا کہ تعلیمی اداروں کو ان کے لیے دستیاب کورسز اور تربیت تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ نوجوانوں کو صنعتوں کو درکار ہنر فراہم کرنا چاہیے۔اس کے لیے انہوں نے صنعتوں اور تعلیمی اداروں کے درمیان ہم آہنگی اور شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔انہوں نے عملی علم اور تکنیکی مہارتوں کے ساتھ تربیت فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا جس سے طلباء کو ملازمت کے مواقع میسر آئیں۔انہوں نے کہا کہ اس سمت میں ریاستی حکومت 65 صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) کو جدید تربیتی مراکز میں تبدیل کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ مزید 54 ایڈوانسڈ ٹریننگ سینٹرز کے قیام کا منصوبہ تیار ہے اور حکومت کا ہدف ہے کہ اگلے سال تک کل 122 ایڈوانسڈ ٹریننگ سینٹرز دستیاب کرائے جائیں۔انہوں نے کہا کہ ایسا کرنے سے نوجوانوں کو جدید تکنیکی تربیت فراہم کی جا سکتی ہے۔ جو صنعتوں کی ضروریات کے مطابق ہو اور ان کے روزگار کے مواقع بہتر ہوں۔انہوں نے تجویز دی کہ بین الاقوامی روزگار کے مواقع کو بروئے کار لایا جائے۔دنیا بھر میں ہنر مند انسانی وسائل کی بڑھتی ہوئی مانگ کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر نے کہا کہ جاپان اور جرمنی کے اپنے حالیہ دورے کے دوران انہوں نے مشاہدہ کیا تھا کہ اگرچہ وہاں ہر سال لاکھوں نوکریاں خالی ہوتی ہیں، لیکن مناسب انسانی وسائل کی کمی اور عمر رسیدہ آبادی میں اضافے کی وجہ سے ان ملازمتوں کو پر نہیں کیا جا سکتا۔انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال ہندوستانی نوجوانوں کے لیے بین الاقوامی سطح پر روزگار کے مواقع تک رسائی کا بہترین موقع ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسی مہارتیں، ٹیکنالوجی اور قابلیت حاصل کریں جو متعلقہ ممالک کی ضروریات کے مطابق ہوں۔انہوں نے کہا کہ ہندوستانی اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ وہ کسی بھی ملک کے معاشرے میں آسانی سے ضم ہو سکتے ہیں، حالات کے مطابق ڈھل سکتے ہیں اور محنتی طبیعت کے مالک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان خوبیوں کو صحیح مہارتوں کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو وہ بین الاقوامی جاب مارکیٹ میں بہتر مواقع حاصل کر سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاری کو روزگار کے مواقع میں تبدیل کیا جائے۔لنگانہ میں سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کے مواقع کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ریاست کو روپے کی سرمایہ کاری ملی۔ گزشتہ سال منعقدہ تلنگانہ رائزنگ گلوبل سمٹ کے ذریعے 74.5 لاکھ کروڑ روپے۔انہوں نے کہا کہ ہنرمند انسانی وسائل سرمایہ کاری کے ان مواقع کو صنعتی توسیع، معاشی ترقی اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع میں تبدیل کرنے کی کلید ہیں۔وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ پائیدار اقتصادی ترقی کے حصول کے لیے سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ انسانی وسائل کی ترقی، صنعتوں اور تعلیمی اداروں کے درمیان ہم آہنگی اور بدلتی ہوئی صنعتی ضروریات کے مطابق ہنر مندی کی تربیت کی فراہمی۔

حیدرآباد سمیت تلنگانہ کے کئی اضلاع میں طوفانی بارش کا امکان

حیدرآباد اور مغربی اور وسطی تلنگانہ کے کئی اضلاع میں 31 اکتوبر بروز ہفتہ دوپہر سے رات تک گرج چمک کے ساتھ طوفانی بارش ہونے کا امکان ہے، ایک دن بعد جب شدید بارش سے سڑکوں پر پانی بھر گیا اور شہر میں ٹریفک میں خلل پڑا، موسم کے شوقین ٹی بالاجی کے مطابق۔ بالاجی، جو تلنگانہ ویدرمین کے طور پر پیشین گوئیاں کرتے ہیں، نے کہا کہ حیدرآباد میں جادو فطرت میں بکھرے ہوئے الگ تھلگ ہوگا اور جمعہ کی طرح شدید نہیں ہوگا۔انہوں نے کہا کہ بارش کی شدت کم رہے گی کیونکہ گزشتہ روز آنے والے طوفانوں نے فضا میں موجود زیادہ تر 'کنویکٹیو انرجی' کو ختم کر دیا تھا۔وکارآباد، سنگاریڈی، میدک، کاما ریڈی، رنگا ریڈی، سدی پیٹ، محبوب نگر، ونا پرتی، نارائن پیٹ، ناگر کرنول اور یادادری میں گرج چمک کے ساتھ بارش متوقع ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے باقی حصوں میں کہیں کہیں بارش ہوسکتی ہے۔ جمعہ کی شام حیدرآباد میں موسلا دھار بارش ہوئی، جس کے نتیجے میں کئی مقامات پر پانی جمع ہو گیا۔ 'سیاست ڈاٹ کام' کی رپورٹ کے مطابق، پامولا پارتھی وینکٹا نرسمہا راؤ ایکسپریس وے پر پلر نمبر 117 کے قریب پانی جمع ہونے سے ٹریفک کی روانی سست پڑ گئی، جہاں 'مانسون ایمرجنسی ٹیمیں' تعینات کر دی گئیں۔ ٹیپو خان پل اور باپو گھاٹ کے قریب لنگر حوض کی جانب بھی گاڑیوں کی آمد و رفت سست رہی، جبکہ حیدرآباد ٹریفک پولیس نے شہریوں کو مشورہ دیا کہ وہ پانی جمع ہونے کی وجہ سے بنجارہ ہلز کے کچھ حصوں میں جانے سے گریز کریں۔ شدید بارش کے دوران 'زپیٹو' کے ایک ڈیلیوری رائیڈر کو نالے سے بحفاظت نکال لیا گیا۔حیدرآباد ٹریفک پولیس نے خیرآباد، سکندرآباد، گولکنڈہ، چارمینار، چندرائن گٹہ اور راجندر نگر کے علاقوں میں شدید گرج چمک کے ساتھ درمیانے سے لے کر موسلا دھار بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ رہائشیوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں۔ بالاجی نے تلنگانہ بھر میں اگلے چھ سے سات دنوں کے دوران بارش کا سلسلہ جاری رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ان کے مطابق، 2 سے 4 نومبر کے درمیان مشرقی تلنگانہ میں درمیانے سے لے کر بھاری بارش متوقع ہے، جبکہ ریاست کے باقی حصوں میں ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کی جانب سے شہریوں کو احتیاط برتنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ بارش کے دوران نشیبی علاقوں، زیرِ آب سڑکوں اور نالوں کے قریب جانے سے گریز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ خاص طور پر موٹر سائیکل سواروں اور پیدل چلنے والوں کو پانی جمع ہونے والے مقامات پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

فاکس ساگر جھیل کی بحالی، منی ٹینک بنڈ بنانے کا منصوبہ

حیدرآباد، 31 اکتوبر (جی این یس): حیدرآباد ڈیزاسٹر ریسپانس اینڈ ایسیٹ پروٹیکشن ایجنسی نے کہا ہے کہ وہ جیڈی میٹلا میں واقع 'فاکس ساگر' جھیل کی بحالی کا کام شروع کرے گی اور ایک سال کے اندر اسے ایک 'منی ٹینک بنڈ' میں تبدیل کر دے گی۔ (ہائیڈرا) کے کمشنر اے وی رنگناتھ نے جمعہ، 30 اکتوبر کو 129 سال پرانی جھیل کا معائنہ کیا۔انہوں نے بتایا کہ یہ جھیل 1897 میں چھٹے نظام، میر محبوب علی خان کے دورِ حکومت میں تعمیر کی گئی تھی۔عثمان ساگر اور حمایت ساگر جیسے بڑے آبی ذخائر کی تعمیر سے بھی پہلے، یہ جھیل پینے کے پانی کا ایک اہم ذریعہ ہوا کرتی تھی۔اپنی تاریخی اور افادیت کے لحاظ سے اہم ہونے کے باوجود، یہ جھیل اب آلودہ پانی کی وجہ سے گندی ہو چکی ہے اور اس کے بڑے حصے پر ناجائز قبضے ہو چکے ہیں۔کمشنر کے مطابق، جھیل کے کل 490 ایکڑ رقبے میں سے تقریباً 150 ایکڑ رقبہ ناجائز قبضے میں آ چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ جھیل کی حالت اتنی خراب ہو چکی ہے کہ اس کا پانی اب استعمال کے قابل نہیں رہا، یہاں تک کہ 'ایل نینو' سے پیدا ہونے والے پانی کی قلت کے دوران بھی اسے کام میں نہیں لایا جا سکتا۔کمشنر نے بتایا کہ اس جھیل کو تقریباً 47 کلومیٹر تک پھیلے ہوئے کیچمنٹ ایریا (پانی جمع ہونے کے علاقے) سے سیلابی پانی ملتا ہے۔سن 2000 میں، جھیل میں پانی کی اتنی زیادہ آمد ہوئی تھی کہ اس کا بند ٹوٹنے کے قریب پہنچ گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ جھیل کی مکمل بحالی سے آس پاس کے علاقوں میں پینے کے پانی کی قلت کو کافی حد تک دور کرنے میں مدد ملے گی۔ ہائیڈرا کا منصوبہ ہے کہ جھیل کی قدرتی خصوصیات کو بحال کیا جائے اور اس میں پانی آنے اور باہر جانے کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔

مسلم ووٹروں کے نام حذف کرنے کی شکایت

حیدرآباد، 31 اکتوبر (جی این یس) ملک کی مختلف ریاستوں میں فہرستِ رائے دہندگان پر خصوصی نظر ثانی مہم (ایس آئی آر) کے دوران بی جے پی ایجنٹس کی جانب سے مسلم رائے دہندوں کے ناموں کو فہرست سے حذف کرنے کی سازش جاری ہے۔ بہار، مہاراشٹر، اتر پردیش اور دیگر ریاستوں کے بعد نئی دہلی کے بعض معاملات منظرِ عام پر آئے ہیں۔نئی دہلی میں بی جے پی کے بوتھ لیول ایجنٹس کی جانب سے تقریباً دو دہوں سے مصطفیٰ آباد علاقے میں بسنے والے مسلم خاندان کے خلاف شکایت کی گئی اور ان کے ناموں کو فہرست سے حذف کرنے کی درخواست دی گئی۔ساجد حسین اور ان کے افرادِ خاندان تقریباً 20 برسوں سے اس علاقے میں مقیم ہیں۔انہیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ ان کے ناموں کو حذف کرنے کے لیے کسی نے فارم 7 داخل کیا ہے۔فارم 7 کے ذریعے ان کی اہلیہ اور ان کے فرزند کے نام کو حذف کرنے کی درخواست دی گئی۔ساجد حسین نے کہا کہ وہ اس شخص کو نہیں جانتے جس نے ان کے خلاف فارم 7 داخل کیا ہے۔بی جے پی ایجنٹ کی جانب سے علاقے کے 28 رائے دہندوں کے ناموں کو فہرست سے ڈیلیٹ کرنے کے لیے فارم 7 داخل کیا گیا۔فارم میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ افراد غیر حاضر ہیں یا مستقل طور پر منتقل ہو چکے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ چندر شیکھر نائنوال نامی بی جے پی کے بوتھ لیول ایجنٹ نے یہ فارم داخل کیا ہے۔الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ریکارڈ میں ان کا نام درج ہے۔

کالیشورم پروجیکٹ کی بدحالی کا ذمہ دار بی آر ایس: اے انیل

حیدرآباد، 31 اکتوبر (جی این یس) گاندھی بھون میں آج میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کانگریس کے سینئر قائد وسابق رکن اسمبلی اے انیل نے بی آر ایس کے سینئر قائد ہریش راؤ اور سابق حکومت پر کالیشورم پروجیکٹ میں سنگین بدعنوانیوں اور ناقص تعمیر کے شدید الزامات عائد کیے۔انہوں نے کہا کہ بی آر ایس کے سینئر قائد ہریش راؤ اور سابق حکومت کی پیسوں کی لالچ اور مجرمانہ لاپرواہی کی وجہ سے ہی کالیشورم پروجیکٹ کا یہ ابتر حشر ہوا ہے۔اے انیل نے مزید بتایا کہ نیشنل ڈیم سیفٹی اتھارٹی (این ڈی ایس اے) کے رکن سمیر کمار شکلے نے میڈی گڈا بیراج پر انتہائی واضح اور حقائق پر مبنی رپورٹ پیش کی ہے۔ تکنیکی کمیٹی نے ابتدائی طور پر اسٹیلنگ بیس کی مرمت کا منصوبہ تیار کیا تھا، تاہم گہرے مطالعے اور معائنے کے بعد اصل منصوبے کو اس لیے روک دیا گیا کیونکہ تعمیرات کو انتہائی ناقص معیار کا پایا گیا۔انہوں نے انکشاف کیا کہ این ڈی ایس اسے نے اپنی رپورٹ میں صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ بیاریج کو سائنٹیفک اصولوں اور تکنیکی معیارات کو مکمل طور پر بالائے طاق رکھتے ہوئے ان جگہوں کے برعکس دوسری جگہوں پر تعمیر کیا گیا جہاں اسے اصولی طور پر بننا چاہیے تھا۔بی آر ایس پر سخت تنقید کرتے ہوئے انہوں نے سوال اٹھایا کہ این ڈی ایس اے کی واضح ہدایت ہے کہ بیاریجکے دروازے بند نہیں ہونے چاہئیں، جبکہ بی آر ایس قائدین بضد ہیں کہ پانی اٹھایا جائے۔ ایسے میں حکومت کس کی بات سنے؟ کیا بی آر ایس کے قائدین این ڈی ایس اے کے ماہرین و سائنسدانوں سے زیادہ ذہین ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس کے سینئر قائد ہریش راؤ اور سابق حکومت اپنی غلطیوں کا ملبہ بلاوجہ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی اور موجودہ حکومت پر ڈالنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔اے انیل نے پرزور مطالبہ کیا کہ بی آر ایس قائدین کو تلنگانہ کے عوام سے اپنے کیے کی غیر مشروط معافی مانگنی چاہیے۔بی کانگریس قائد نے کہا کہ کالیشورم پروجیکٹ پر عوامی رقم خرچ کی گئی، لیکن ناقص منصوبہ بندی اور تعمیراتی خامیوں کے باعث یہ منصوبہ مطلوبہ نتائج دینے میں ناکام رہا۔ ان کے مطابق، بیراج کی تعمیر سے متعلق تکنیکی پہلوؤں کو نظر انداز کرنے کے الزامات کی مکمل جانچ ضروری ہے تاکہ حقائق عوام کے سامنے آسکیں۔اے انیل نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ این ڈی ایس اے کی رپورٹ میں پیش کردہ نکات کی روشنی میں ذمہ داروں کا تعین کیا جائے اور پروجیکٹ کی موجودہ صورتحال پر واضح موقف اختیار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مفادات اور ریاست کے آبی وسائل کے تحفظ کو ترجیح دیتے ہوئے ماہرین کی سفارشات کے مطابق آئندہ اقدامات کیے جانے چاہئیں۔

اردو یونیورسٹی میں 'نیٹ ورکس اینڈ اینٹینگلمنٹس' کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس

حیدرآباد، 31 اکتوبر (جی این یس) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کے زیرِ اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔مرکزی ادارہ برائے ہندوستانی زبانیں (Central Institute of Indian Languages)، میسورو کے علمی اشتراک سے 2 تا 4 نومبر 2026ء کو اس کانفرنس کا اہتمام کیا جائے گا۔ کانفرنس کا عنوان "Networks and Entanglements: Exploring Civilisational Intertextuality in the Global South" (نیٹ ورکس اور باہمی الجھاؤ: عالمی جنوب میں تہذیبی بین ادبی روابط کا مطالعہ) ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد عالمی جنوب کے تناظر میں مختلف تہذیبوں، زبانوں، ادبی روایتوں اور علمی نظاموں کے باہمی روابط، اثرات اور تاریخی تعاملات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لینا ہے۔ کانفرنس ہائبرڈ موڈ میں منعقد ہوگی، جس میں ملک و بیرون ملک کے ممتاز اسکالرز، ماہرینِ لسانیات، ادبی محققین، موضوع رخین اور دانش ور بالمشافہ اور آن لائن شرکت کریں گے۔تہذیبیں کبھی بھی مکمل طور پر الگ تھلگ اور خود مکتفی اکائیوں کی حیثیت سے وجود میں نہیں آئیں، بلکہ ان کی تشکیل میں مختلف زبانوں، ثقافتوں، مذاہب، ہجرتوں، تجارتی روابط اور علمی تبادلوں نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستانی برصغیر میں فارسی، سنسکرت، عربی، ہندی، اردو، ترکی، تمل اور پراکرت جیسی زبانوں کے درمیان صدیوں سے جاری تعاملات اس حقیقت کے روشن مظاہر ہیں۔ کانفرنس میں اس امر پر خصوصی توجہ دی جائے گی کہ کس طرح مختلف تہذیبوں نے ایک دوسرے کے علمی، ادبی اور ثقافتی سرمائے سے استفادہ کیا اور باہمی اثرات کے نتیجے میں نئی فکری اور تخلیقی روایتیں وجود میں آئیں۔ کانفرنس میں مجموعی طور پر 61 تحقیقی مقالات کے خلاصے شامل کیے گئے ہیں، جن میں لسانی روابط، کثیر لسانیت، ترجمہ، ادبی بین المتونیت، تہذیبی تبادلے، نوآبادیاتی اور مابعد نوآبادیاتی مطالعات، مذہبی وفکری روایتوں، سماجی شناخت، صنفی مطالعات، حاشیائی طبقات اور ماحولیاتی بیانیوں جیسے اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان مقالات میں ہندوستانی تہذیب کے مختلف ادوار کے ساتھ ساتھ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے علمی وثقافتی روابط کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔کانفرنس کے علمی مباحث میں فارسی اور سنسکرت کے باہمی اثرات، قرونِ وسطیٰ کے ہندوستان میں فارسی اور ہندوی کے لسانی روابط، اردو ادب میں ترجمے کی سیاسی وتہذیبی معنویت، دکن کی کثیر لسانی اور تہذیبی شناخت، عربی و فارسی روایتوں کے ہندوستانی ادب پر اثرات اور بھکتی و صوفی روایتوں کے مشترکہ ثقافتی پہلوؤں جیسے موضوعات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔کانفرنس میں ملک و بیرون ملک کے ممتاز ماہرین اور محققین اپنے تحقیقی مقالات پیش کریں گے، جن میں پروفیسر اینی مونٹاؤ، پروفیسر الیگزینڈر جباری، پروفیسر نجف حیدر، پروفیسر پیگی موہن، پروفیسر اینڈریو اولیٹ، پروفیسر اوم پرکاش، پروفیسر سونل کلکرنی جوشی، پروفیسر فرحت حسن، پروفیسر سید علی ندیم رضوی، پروفیسر سلمیٰ احمد فاروقی، پروفیسر پنچانن موہنتی، پروفیسر گلفشاں حبیب، پروفیسر پرمود کے نائر، پروفیسر اپیندر چودھری۔



EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad- 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in